Globethics Repository

Al-Safa fi al-Tawassul wa al-Tabarruk bi al-Mustafa 5 (Part 5)

This page was generated automatically upon download from the Globethics Repository. More information on Globethics see https://www.globethics.net. Data and content policy of Globethics Repository see https://repository.globethics.net/pages/policy.

Item Type	Book
Authors	Al-Qodiri, Muhammad Thohir
Publisher	Manshurat Minhaj al-Quran
Rights	With permission of the license/copyright holder
Download date	2026-06-13 02:28:30
Link to Item	http://hdl.handle.net/20.500.12424/184971

بَابُ فِي التَّبَرُّکِ بِشَعَرِهٖ ﷺ

﴿حضور ﷺ کے موئے مبارکہ سے حصولِ برکت﴾

١/٢٢٧. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ لَمَّا حَلَقَ رَأْسَهُ كَانَ أَبُوْ طَلْحَةَ أَوَّلَ مَنْ أَخَذَ مِنْ شَعَرِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (عمرہ ادا فرمانے کے بعد) جب حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنا سر اقدس منڈوایا تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سب سے پہلے شخص تھے جنہیں (بطور تبرک) آپ ﷺ کے موئے مبارک حاصل کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔'' اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٢/٢٢٨. عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ رضی الله عنه قَالَ: أَرْسَلَنِي أَهْلِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ وَقَبَضَ إِسْرَائِيْلُ ثَلَاثَ أَصَابِعَ مِنْ قُصَّةٍ فِيْهِ شَعَرٌ مِنْ شَعَرِ النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَ إِذَا

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الوضوء، باب: الماء الذي يغسل به شعر الإنسان، ١/٧٥، الرقم: ١٦٩، والعيني في عمدة القاري، ٣/٣٧، الرقم: ١٧١، ١٠/٦٣، الرقم: ٦٢٧١۔

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: اللباس، باب: ما يذكر في الشيب، ٥/٢٢١٠، الرقم: ٥٥٥٧، والعسقلاني في فتح الباري، ١٠/٣٥٣، الرقم: ٥٥٥٧، والعيني في عمدة القاري، ٢٢/٤٨، الرقم: ٥٨٩٦، والشوكاني في نيل الأوطار، ١/٦٩، ٨٢، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٥/٥١٠۔

أَصَابَ الإِنْسَانَ عَيْنٌ أَوْ شَيْءٌ بَعَثَ إِلَيْهَا مِخْضَبَهُ فَاطَّلَعْتُ فِي الْجُلْجُلِ فَرَأَيْتُ شَعَرَاتٍ حُمْرًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت عثمان بن عبد اللہ بن موہب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے گھر والوں نے مجھے ایک پیالے میں پانی دے کر حضور نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا۔ (راوی) حضرت اسرائیل نے اپنی تین انگلیاں بند کرکے اس پیالی کی طرح بنائیں جس کے اندر حضور نبی اکرم ﷺ کا موئے مبارک ڈالا گیا تھا (اور بیان کیا کہ) چنانچہ جب کسی آدمی کو نظر لگ جاتی یا اور کوئی تکلیف ہوتی تو اُمّ المؤمنین حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی طرف ایک برتن میں پانی بھیج دیا جاتا۔ (تو وہ اس میں آپ ﷺ کا وہ موئے مبارک ڈال دیتیں اور بیمار شخص کو وہ پانی پینے سے فوراً شفاء ہوجاتی) پس میں نے اس بوتل میں جھانک کر دیکھا تو میں نے (آپ ﷺ کے) چند سرخ موئے مبارک کی زیارت کی سعادت حاصل کی۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٣/٢٢٩. عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ رضی الله عنه قَالَ: دَخَلْتُ

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: اللباس، باب: ما يذكر في الشيب، ٥/٢٢١٠، الرقم: ٥٥٥٨، وابن ماجه في السنن، كتاب: اللباس، باب: الخضاب بالحناء، ٢/١١٩٦، الرقم: ٣٦٢٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٢٩٦، ٣١٩، الرقم: ٢٦٥٨١، ٢٦٧٥٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/١٨٢، الرقم: ٢٥٠٠٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٩/٣١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧/٣١٠، الرقم: ١٤٥٩٤، وفي شعب الإيمان، ٥/٢١٢، الرقم: ٦٤٠٠، والنميري في أخبار المدينة، ١/٣٢٦، الرقم: ٩٩٤، والعيني في عمدة القاري، ٢٢/٤٩، الرقم: ٥٨٩٧۔

عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها فَأَخْرَجَتْ إِلَيْنَا شَعَرًا مِنْ شَعَرِ النَّبِيِّ ﷺ مَخْضُوْبًا. وفي رواية عنه: أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ رضي الله عنها أَرَتْهُ شَعَرَ النَّبِيِّ ﷺ أَحْمَرَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَاجه وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت عثمان بن عبد اللہ بن موہب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ (ہمیں زیارت کروانے کے لئے) ہمارے پاس حضور نبی اکرم ﷺ کا ایک خضاب لگا موئے مبارک لے کر آئیں۔ اور ایک روایت میں انہی سے مروی ہے کہ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں حضور نبی اکرم ﷺ کا وہ سرخ موئے مبارک دکھایا (جو ان کے پاس بطور تبرک محفوظ تھا)۔''

اس حدیث کو امام بخاری، ابن ماجہ، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٢٣٠/٤. عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: قُلْتُ لِعُبَيْدَةَ: عِنْدَنَا مِنْ شَعَرِ النَّبِيِّ ﷺ، أَصَبْنَاهُ مِنْ قِبَلِ أَنَسٍ رضي الله عنه، أَوْ مِنْ قِبَلِ أَهْلِ أَنَسٍ رضي الله عنه، فَقَالَ: لَأَنْ تَكُوْنَ عِنْدِي شَعَرَةٌ مِنْهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''امام ابن سیرین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ کو بتایا: ہمارے پاس حضور نبی اکرم ﷺ کے کچھ موئے مبارک ہیں جنہیں ہم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یا حضرت انس رضی اللہ عنہ کے گھر والوں سے حاصل کیا ہے۔ حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر ان میں سے ایک موئے مبارک بھی میرے پاس ہوتا تو وہ مجھے دنیا اور جو کچھ اس دنیا میں ہے ان سب سے کہیں زیادہ محبوب ہوتا۔''

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الوضوء، باب: الماء الذي يغسل به شعر الإنسان وكان عطاء لا يرى، ٧٥/١، الرقم: ١٦٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٦٧/٧، الرقم: ١٣١٨٨۔

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٥/٢٣١. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، وَالْحَلَّاقُ يَحْلِقُهُ وَأَطَافَ بِهِ أَصْحَابُهُ، فَمَا يُرِيْدُوْنَ أَنْ تَقَعَ شَعْرَةٌ إِلَّا فِي يَدِ رَجُلٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ حجام آپ ﷺ کے سر مبارک کی حجامت بنا رہا تھا اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے ارد گرد (پروانوں کی طرح دیوانہ وار) گھوم رہے تھے اور ان (میں سے ہر ایک) کی یہ کوشش تھی کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا کوئی ایک بال مبارک بھی زمین پر گرنے نہ پائے بلکہ ان میں سے کسی نہ کسی کے ہاتھ میں آجائے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٦/٢٣٢. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ رضی الله عنه أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى الْمَنْحَرِ وَرَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ وَهُوَ يَقْسِمُ أَضَاحِيَّ

٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: قرب النبي ﷺ من الناس وتبركهم به، ٤/١٨١٢، الرقم: ٢٣٢٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٣٣، ١٣٧، الرقم: ١٢٤٢٣، وعبد بن حميد في المسند، ١/٣٨٠، الرقم: ١٢٧٣۔

٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٤٢، الرقم: ١٦٥٢١۔ ١٦٥٢٢، وابن خزيمة في الصحيح، ٤/٣٠٠، الرقم: ٢٩٣١، والبخاري في التاريخ الكبير، ٥/١٢، الرقم: ١٩، والحاكم في المستدرك، ١/٦٤٨، الرقم: ١٧٤٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/٢٥، الرقم: ٩١، وفي شعب الإيمان، ٢/٢٠٢، الرقم: ١٥٣٥، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٩/٣٨٤۔ ٣٨٥، الرقم: ٣٥٣۔ ٣٥٥، والنميري في أخبار المدينة، ـــ

فَلَمْ يُصِبْهُ مِنْهَا شَيْءٌ وَلَا صَاحِبَهُ، فَحَلَقَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ رَأْسَهُ فِي ثَوْبِهِ، فَأَعْطَاهُ فَقَسَمَ مِنْهُ عَلَى رِجَالٍ وَقَلَّمَ أَظْفَارَهُ فَأَعْطَاهُ صَاحِبَهُ قَالَ: فَإِنَّهُ لَعِنْدَنَا مَخْضُوْبٌ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ يَعْنِي شَعْرَهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

”حضرت محمد بن عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد (حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ وہ قربان گاہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر تھے اور قریش میں سے ایک آدمی قربانیوں کو تقسیم کر رہا تھا تو انہیں اور ان کے ساتھی کو کوئی چیز نہ ملی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ایک کپڑے میں اپنے موئے مبارک منڈوائے اور انہیں عطا فرمائے۔ انہوں نے کچھ موئے مبارک لوگوں کو (تحفۃً دے دیئے اور باقی اپنے پاس سنبھال لئے)۔ راوی کہتے ہیں: ہمارے پاس آپ ﷺ کے وہ ناخن مبارک اور موئے مبارک آج بھی محفوظ ہیں۔“

اس حدیث کو امام احمد، ابن خزیمہ اور بخاری نے ”التاریخ الکبیر“ میں اور حاکم و بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

۷/۲۳۳. عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ سِيْرِيْنَ عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: لَمَّا

.... ۳۲٦/۱، الرقم: ۹۹۳، والشوكاني في نيل الأوطار، ٦۹/۱، وقال: أحاديث الباب يشهد بعضها لبعض۔

۷: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲٥٦/۳، الرقم: ۱۳۷۱۰، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤۲۷/۲، الرقم: ٤۰۳۲، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٥۰٦/۳، ۹٥/٦، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٤۲/٤۔

حَلَقَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ رَأْسَهُ بِمِنًی أَخَذَ شِقَّ رَأْسِهِ الْأَيْمَنَ بِيَدِهِ فَلَمَّا فَرَغَ نَاوَلَنِي فَقَالَ: يَا أَنَسُ، انْطَلِقْ بِهَذَا إِلَی أُمِّ سُلَيْمٍ، فَلَمَّا رَأَی النَّاسُ مَا خَصَّهَا بِهِ مِنْ ذَلِکَ تَنَافَسُوْا فِي الشِّقِّ الْآخَرِ، هَذَا يَأْخُذُ الشَّيْءَ وَهَذَا يَأْخُذُ الشَّيْءَ قَالَ مُحَمَّدٌ: فَحَدَّثْتُهُ عُبَيْدَةَ السَّلْمَانِيَّ فَقَالَ: لَأَنْ يَكُوْنَ عِنْدِي مِنْهُ شَعْرَةٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ صَفْرَاءَ وَبَيْضَاءَ أَصْبَحَتْ عَلَی وَجْهِ الْأَرْضِ وَفِي بَطْنِهَا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ سَعْدٍ.

وقال الذَّهبي في السِّيَرِ: قُلْتُ: هَذَا الْقَوْلُ مِنْ عُبَيْدَةَ رضي الله عنه هُوَ مِعْيَارُ كَمَالِ الْحُبِّ وَهُوَ أَنْ يُؤْثِرَ شَعْرَةً نَبَوِيَّةً عَلَی كُلِّ ذَهَبٍ وَفِضَّةٍ بِأَيْدِي النَّاسِ وَمِثْلُ هَذَا يَقُوْلُهُ هَذَا الإِمَامُ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِخَمْسِيْنَ سَنَةً فَمَا الَّذِي نَقُوْلُهُ نَحْنُ فِي وَقْتِنَا لَوْ وَجَدْنَا بَعْضَ شَعْرِهِ بِإِسْنَادٍ ثَابِتٍ أَوْ شِسْعِ نَعْلٍ كَانَ لَهُ أَوْ قُلَامَةَ ظُفْرٍ أَوْ شَقَفَةً مِنْ إِنَاءٍ شَرِبَ فِيْهِ، فَلَوْ بَذَلَ الْغَنِيُّ مُعْظَمَ أَمْوَالِهِ فِي تَحْصِيْلِ شَيْءٍ مِنْ ذَلِکَ عِنْدَهُ أَكُنْتَ تَعُدُّهُ مُبَذِّرًا أَوْ سَفِيْهًا كَلَّا فَابْذُلْ مَالَکَ فِي زَوْرَةِ مَسْجِدِهِ الَّذِي بَنَی فِيْهِ بِيَدِهِ وَالسَّلَامِ عَلَيْهِ عِنْدَ حُجْرَتِهِ فِي بَلَدِهِ إِلَی أُحُدِهِ وَأَحِبَّهُ فَقَدْ كَانَ نَبِيُّکَ ﷺ يُحِبُّهُ وَتَمَلَّأْ بِالْحُلُوْلِ فِي رَوْضَتِهِ وَمَقْعَدِهِ فَلَنْ تَكُوْنَ مُؤْمِنًا حَتَّی يَكُوْنَ هَذَا السَّيِّدُ أَحَبَّ إِلَيْکَ مِنْ نَفْسِکَ وَوَلَدِکَ وَأَمْوَالِکَ وَالنَّاسِ كُلِّهِمْ وَقَبِّلْ حَجَرًا مُكَرَّمًا نَزَلَ

مِنَ الْجَنَّةِ وَضَع فَمَکَ لَاثِمًا مَکَانًا قَبَّلَهُ سَيِّدُ الْبَشَرِ بِيَقِيْنٍ فَهَنَّاکَ اللهُ بِمَا أَعْطَاکَ فَمَا فَوْقَ ذٰلِکَ مَفْخَرٌ. وَلَوْ ظَفِرْنَا بِالْمِحْجَنِ الَّذِي أَشَارَ بِهِ الرَّسُوْلُ ﷺ إِلَى الْحَجَرِ ثُمَّ قَبَّلَ مِحْجَنَهُ لَحَقٌّ لَنَا أَنْ نَزْدَحِمَ عَلَى ذٰلِکَ الْمِحْجَنِ بِالتَّقْبِيْلِ وَالتَّبْجِيْلِ وَنَحْنُ نَدْرِي بِالضَّرُوْرَةِ أَنَّ تَقْبِيْلَ الْحَجَرِ أَرْفَعُ وَأَفْضَلُ مِنْ تَقْبِيْلِ مِحْجَنِهِ وَنَعْلِهِ وَقَدْ کَانَ ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ إِذَا رَأَى أَنَسَ بْنَ مَالِکٍ ﷺ أَخَذَ يَدَهُ، فَقَبَّلَهَا وَيَقُوْلُ: يَدٌ مَسَّتْ يَدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَنَقُوْلُ: نَحْنُ إِذْ فَاتَنَا ذٰلِکَ حَجَرٌ مُعَظَّمٌ بِمَنْزِلَةِ يَمِيْنِ اللهِ فِي الْأَرْضِ مَسَّتْهُ شَفَتَا نَبِيِّنَا ﷺ لَاثِمًا لَهُ فَإِذَا فَاتَکَ الْحَجُّ وَتَلَقَّيْتَ الْوَفْدَ فَالْتَزِمِ الْحَاجَّ وَقَبِّلْ فَمَهُ وَقُلْ: فَمٌ مَسَّ بِالتَّقْبِيْلِ حَجَرًا قَبَّلَهُ خَلِيْلِي ﷺ.

’’امام محمد بن سیرین علیہ الرحمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے منیٰ میں اپنے سر مبارک منڈوایا تو آپ ﷺ نے اپنے سر انور کی دائیں جانب (کے موئے مبارک) کو اپنے ہاتھ سے پکڑا پس جب (مونڈوا کر) فارغ ہوئے تو مجھے (وہ موئے مبارک) عطا فرمائے اور فرمایا: اے انس! یہ اُمِّ سلیم کے پاس لے جاؤ۔ جب لوگوں نے وہ خاص چیز دیکھی جو انہیں عطا کی گئی تھی تو وہ دوسری جانب (کے موئے مبارک کے حصول کے لیے آپس) میں مقابلہ کرنے لگے۔ یہ کوئی چیز لے رہا ہے اور یہ کوئی چیز لے رہا ہے۔ امام محمد بن سیرین کہتے ہیں: میں نے یہ بات حضرت عبیدہ سلمانی رضی اللہ عنہ سے بیان کی تو انہوں (نے اپنی شدید دلی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے) فرمایا:

(کاش) میرے پاس ان موئے مبارک میں سے اگر ایک بھی ہوتا تو وہ میرے نزدیک ہر پیلی اور سفید (یعنی سونے چاندی) سے بھی جو اس زمین کے اوپر اور جو کچھ اس کے اندر ہے سے زیادہ محبوب ہوتا۔ (یعنی وہ موئے مبارک میرے لئے کائنات کے تمام خزانوں سے بڑھ کر ہوتا)۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، بیہقی اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

’’امام ذہبی اپنی کتاب سیر أعلام النبلاء میں فرماتے ہیں: میں کہتا ہوں: حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ کا یہ قول کمال محبت کا انتہائی اعلیٰ معیار ہے اور وہ یہ ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے ایک موئے مبارک کو ساری دنیا کے لوگوں کے پاس پائے جانے والے خزانوں پر بھی ترجیح دی جائے اور یہ قول اس امام کا ہے جو حضور نبی اکرم ﷺ کے صرف پچاس سال بعد ہوئے ہیں۔ پھر ہم اپنے اس زمانے میں کیا کہیں گے جب ہم آپ ﷺ کے بعض موئے مبارک کو صحیح سند کے ساتھ پالیں۔ یا کوئی آپ ﷺ کی نسبت والی چیز خواہ وہ آپ ﷺ کے نعلین پاک ہوں یا آپ ﷺ کے ناخن مبارک کا تراشہ یا اس برتن کا ٹکڑا جس میں آپ ﷺ نے پیا ہو۔ پس اگر کوئی امیر آدمی ان چیزوں کے حصول میں اپنا بہت زیادہ مال صرف کر دے تو کیا تم اسے فضول خرچ یا بے وقوف خیال کرو گے؟ ہرگز نہیں۔ بس تم بھی اپنا مال (اس مقصد کی خاطر) خرچ کرو (اور اگر اور کچھ نہیں) تو اس مسجد کی زیارت ہی کر لو جسے آپ ﷺ نے اپنے دستِ اقدس سے تعمیر کیا۔ (اسی طرح تم اپنا مال) حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آپ ﷺ کے حجرہ مبارک کے قریب، آپ ﷺ کے شہر میں اور وہاں سے آپ ﷺ کے محبوب پہاڑ اُحد تک، سلام عرض کرنے کے لئے خرچ کرو۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ اسے (اُحد پہاڑ سے) محبت فرماتے تھے، اور

(اے زائر!) تو حضور نبی اکرم ﷺ کے روضہ اطہر اور مسند شریف کی جگہ حاضری کی سعادت حاصل کر اور تم ہرگز مومن نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ یہ آقا ﷺ تمہیں تمہاری ذات، تمہاری اولاد اور تمہارے اموال اور تمام لوگوں سے محبوب تر نہ ہو جائیں۔ اور تو اور تُو اس بزرگی والے پتھر (یعنی حجر اسود) کو بھی چوم لے جو جنت سے نازل ہوا۔ اور اپنے منہ سے اس جگہ کا بوسہ لینے کی سعادت حاصل کر جس جگہ سے یقینی طور پر سید المرسلین ﷺ نے بوسہ لیا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ تیرے لیے اس امر کو باعث مسرت بنائے رکھے جو اس نے تجھے عطا کیا ہے اور جو اس سے زیادہ ہے وہ قابل فخر ہے۔ اور اگر ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے اس عصا مبارک کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں جس کے ذریعے آپ ﷺ نے حجر اسود کی طرف اشارہ فرمایا اور پھر اسے چوما، تو ہمارے لیے یہ چیز واجب ہے کہ ہم اس عصا مبارک کے ارد گرد (حصولِ برکت کے لیے) ہجوم بنا لیں اور اسے چومیں اور اس کی (بے پناہ) تعظیم بجا لائیں، اور ہم بالضرورت جانتے ہیں کہ بے شک حجرِ اسود کا چومنا، آپ ﷺ کے عصا مبارک اور نعل مقدس سے ارفع و افضل ہے۔ اور حضرت ثابت بنانی رضی اللہ عنہ نے جب حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ (کے دستِ اقدس) کو (حصولِ برکت کے لئے) مس کیا تھا (کیونکہ ان ہاتھوں سے انہوں نے حضور ﷺ کے دستِ اقدس کو مس کیا تھا)۔ پس ہم کہتے ہیں کہ اگر ہم اس عظیم الشان حجرِ اسود جس کی حرمت اس زمین میں اللہ تعالیٰ کی قسم کی طرح ہے اور جسے حضور نبی اکرم ﷺ کے کافوری لبوں نے چھوا ہو اسے چومتے ہوئے، اور (اگر) تمہیں خود حج کی سعادت نصیب نہ ہو سکے اور تو کسی ایسے وفد سے مل لو جو حج (اور اس کے روضۂ اقدس کی حاضری) کی سعادت حاصل کر کے لوٹا ہو۔ تو تم (اس وفد میں سے) کسی حاجی کے ہی منہ (اور لبوں) کو بوسہ دے لو یہ سوچ کر کہ یہ

وہ لب ہیں جنہوں نے اس حجرِ اسود کا بوسہ لینے کی سعادت حاصل کی ہے (جسے مصطفیٰ ﷺ کے کافوری لبوں نے بوسہ دیا تھا)۔‘‘

www.MinhajBooks.com

بَابٌ فِي التَّبَرُّکِ بِآثَارِهِ ﷺ الشَّرِيُفَةِ

﴿حضور ﷺ کے آثارِ مبارکہ سے حصولِ برکت﴾

۱/۲۳٤. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَمَا فِي بَيْتِي مِنْ شَيءٍ يَأْکُلُهُ ذُوْ کَبِدٍ إِلَّا شَطْرُ شَعِيْرٍ فِي رَفٍّ لِي فَأَکَلْتُ مِنْهُ حَتَّى طَالَ عَلَيَّ فَکِلْتُهُ فَفَنِيَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ کا وصال مبارک ہوا تو اس وقت میرے گھر میں کوئی ایسی چیز موجود نہ تھی جسے کوئی جاندار کھا سکتا مگر (آپ ﷺ کے چھوڑے ہوئے) کچھ جَو تھے جنہیں میں نے ایک الماری میں ڈال رکھا تھا۔ ایک مدت تک میں ان میں سے ہی سے کھاتی رہی تھی، (لیکن آپ ﷺ کی برکت سے وہ کبھی ختم نہ ہوئے) لیکن ایک روز میں نے انہیں ماپ لیا تو وہ ختم ہو گئے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: فرض الخمس، باب: نفقة نساء النبي بعده ﷺ، ۳/۱۱۲۹، الرقم: ۲۹۳۰، وفي کتاب: الرقاق، باب فضل الفقر، ۵/۲۳۷۰، الرقم: ۶۰۸۶، ومسلم في الصحيح، کتاب: الزهد والرقائق، ٤/۲۲۸٤، الرقم: ۲۹۷۳، وابن ماجه في السنن، کتاب: الأطعمة، باب: خبز الشعير، ۲/۱۱۱۰، الرقم: ۳۳٤۵، والبيهقي في السنن الکبری، ۷/٤۷، الرقم: ۱۳۰۹٤، والنووي في رياض الصالحين، ۱/۱۳۹، الرقم: ۱۳۹، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/۱۰۱، الرقم: ٤۹۸۵، والعيني في عمدة القاري، ۱۱/۲٤۷۔

۲/۲۳۵. عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيْعَةَ، عَنْ عُمَرَ رضی الله عنه أَنَّهُ جَاءَ إِلَی الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ فَقَبَّلَهُ، فَقَالَ: إِنِّي أَعْلَمُ أَنَّکَ حَجَرٌ، لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ، وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُقَبِّلُکَ مَا قَبَّلْتُکَ. وفي رواية: قَالَ عُمَرُ: شَيئٌ صَنَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَلَا نُحِبُّ أَنْ نَتْرُکَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عابس بن ربیعہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حجرِ اسود کے پاس آئے اور اسے بوسہ دے کر کہا: میں خوب جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے نہ تو نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ نفع۔ اگر میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں کبھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔ (اور ایک روایت میں ہے کہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ وہ کام ہے جسے حضور نبی اکرم ﷺ نے ادا فرمایا ہے پس ہم نہیں چاہتے کہ اسے ترک کر دیں۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳/۲۳۶. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ لَمَّا تُوُفِّيَ

۲: أخرجه البخاری في الصحيح، کتاب: الحج، باب: ما ذُکر فی الحجر الأسود، ۲/۵۷۹، الرقم: ۱۵۲۰، ۱۵۲۸، ومسلم في الصحيح، کتاب: الحج، باب: استحباب تقبيل الحجر الأسود في الطواف، ۲/۹۲۵، الرقم: ۱۲۷۰، وأبو داود في السنن، کتاب: المناسك، باب: في تقبيل الحجر، ۲/۱۷۵، الرقم: ۱۸۷۳، والنسائي في السنن، کتاب: مناسك الحج، باب: کيف يقبل، ۵/۲۲۷، الرقم: ۲۹۳۸، وابن ماجه في السنن، باب: استلام الحجر، ۲/۹۸۱، الرقم: ۲۹۴۳، ومالك في الموطأ، ۱/۳۶۷، الرقم: ۸۱۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱/۱۶، الرقم: ۹۹، والبزار في المسند، ۱/۴۹۹، الرقم: ۱۳۹، وابن حبان في الصحيح، ۲/۲۱۲، الرقم: ۲۷۱۱۔

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: الجنائز، باب: الکفن في القميص الذي يکف أو لا يکف ومن کفن بغير قميص، ۱/۴۲۷، الرقم: ۱۲۱۰، ـــ

جَاءَ ابْنُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَعْطِنِي قَمِيْصَکَ أُکَفِّنْهُ فِيْهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ ﷺ قَمِيْصَهُ فَقَالَ: آذِنِّي أُصَلِّي عَلَيْهِ فَآذَنَهُ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ جَذَبَهُ عُمَرُ رضي الله عنه فَقَالَ: أَلَيْسَ اللهُ نَهَاکَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ فَقَالَ: أَنَا بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ قَالَ: ﴿اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللهُ لَهُمْ﴾ [التوبة، ۹:۸۰] فَصَلَّى عَلَيْهِ فَنَزَلَتْ: ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا﴾. [التوبة، ۹: ۸٤]. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب (رئیس المنافقین) عبد اللہ بن اُبی فوت ہوگیا تو اس کے بیٹے (حضرت عبد اللہ جو کہ صحابی تھے) حضور نبی

.... وفي كتاب: تفسير القرآن، باب: قوله: استغفر لهم أو لا تستغفر لهم إن تستغفر لهم سبعين مرة، ٤/١٧١٥، الرقم: ٤٣٩٣، ومسلم في الصحيح، كتاب: صفات المنافقين وأحكامهم، ٤/٢١٤١، الرقم: ٢٧٧٤، وفي كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عمر رضي الله عنه، ٤/١٨٦٥، الرقم: ٢٤٠٠، والترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ومن سورة التوبة، ٥/٢٧٩، الرقم: ٣٠٩٨، وقال أبو عيسى: هذا حديث حسن صحيح، وأبو داود نحوه في السنن، كتاب: الجنائز، باب: في العبادة، ٣/١٨٤، الرقم: ٣٠٩٤، والنسائي في السنن، كتاب: الجنائز، باب: القميص في الكفن، ٤/٣٦، الرقم: ١٩٠٠، وابن ماجه في السنن، كتاب: ما جاء في الجنائز، باب: في الصلاة على أهل القبلة، ١/٤٨٧، الرقم: ١٥٢٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٨، الرقم: ٤٦٨٠، وابن حبان في الصحيح، ٧/٤٤٧، الرقم: ٣١٧٥۔

اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! مجھے اپنی قمیص عطا فرمایئے کہ اس سے میں اپنے والد کو کفن دوں اور اس پر نماز پڑھیئے اور اس کے لئے دعائے مغفرت بھی فرمائیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں اپنی قمیض عطا فرما دی اور فرمایا: (جنازہ کے وقت) مجھے اطلاع کر دینا تاکہ اس پر نماز پڑھوں۔ پس اطلاع دی گئی۔ جب آپ ﷺ نے اس پر نماز پڑھنے کا ارادہ کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو روکا اور عرض گزار ہوئے: (یا رسول اللہ!) اللہ تعالیٰ نے آپ کو منافقین پر نماز پڑھنے سے منع نہیں فرمایا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے دونوں باتوں کا اختیار دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ’’اگر آپ (اپنی طبعی شفقت اور عفو و درگزر کی عادتِ کریمانہ کے پیشِ نظر) ان کے لیے ستر مرتبہ بھی بخشش طلب کریں تو بھی اللہ تعالیٰ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا۔‘‘ تو آپ ﷺ نے اس پر نماز پڑھی تو وحی نازل ہوئی: ’’اور آپ کبھی بھی ان (منافقوں) میں سے جو کوئی مر جائے اس (کے جنازے) پر نماز نہ پڑھیں۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤/٢٣٧. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَی النَّبِيِّ ﷺ بِبُرْدَةٍ فَقَالَ سَهْلٌ لِلْقَوْمِ: أَتَدْرُوْنَ مَا الْبُرْدَةُ؟ فَقَالَ الْقَوْمُ: هِيَ الشَّمْلَةُ فَقَالَ سَهْلٌ: هِيَ شَمْلَةٌ مَنْسُوْجَةٌ فِيْهَا حَاشِيَتُهَا فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَکْسُوْکَ هٰذِهِ، فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ ﷺ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا، فَلَبِسَهَا،

٤: أخرجه البخاري في الصحيح كتاب: الآداب، باب: حسن الخلق والسخاء وما يكره من البخل، ٥/٢٢٤٥، الرقم: ٥٦٨٩، وفي كتاب: الجنائز، باب: من استعد الكفن في زمن النبي ﷺ فلم ينكر عليه، ١/٤٢٩، الرقم: ١٢١٨، وفي كتاب: البيوع، باب ذكر النساج، ٢/٧٣٧، الرقم: ١٩٨٧، وفي كتاب: اللباس، باب: البرود والحبرة والشملة، ٥/٢١٨٩، الرقم: ٥٤٧٣، والنسائي في السنن، كتاب: الزينة، باب: لبس البرود، ٨/٢٠٤، الرقم: ٥٣٢١، وفي السنن الكبرى، ـــ

فَرَآهَا عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الصَّحَابَةِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا أَحْسَنَ هَذِهِ فَاكْسُنِيْهَا فَقَالَ: نَعَمْ، فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ ﷺ لَامَهُ أَصْحَابُهُ قَالُوْا: مَا أَحْسَنْتَ حِيْنَ رَأَيْتَ النَّبِيَّ ﷺ أَخَذَهَا مُحْتَاجًا إِلَيْهَا ثُمَّ سَأَلْتَهُ إِيَّاهَا وَقَدْ عَرَفْتَ أَنَّهُ لَا يُسْأَلُ شَيْئًا فَيَمْنَعَهُ فَقَالَ: رَجَوْتُ بَرَكَتَهَا حِيْنَ لَبِسَهَا النَّبِيُّ ﷺ لَعَلِّي أُكَفَّنُ فِيْهَا. وفي رواية: قَالَ سَهْلٌ: فَكَانَتْ كَفَنَهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه، وَقَالَ الطَّبَرَانِيُّ: قَالَ قُتَيْبَةُ: كَانَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رضي الله عنه.

’’حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک عورت چادر لے کر حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی۔ حضرت سہل نے دوسرے حضرات سے کہا: کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ چادر کیسی ہے؟ لوگوں نے جواب دیا کہ یہ شملہ ہے۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ ایسی شملہ ہے جس پر حاشیے بنے ہوئے ہیں۔ وہ عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! میں اسے آپ کے اوڑھنے کی خاطر لائی ہوں۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے وہ قبول فرما لی اور آپ ﷺ کو اس وقت چادر کی ضرورت بھی تھی اور اسے پہننے کا شرف بخشا، جب

.... ٥/٤٨٠، الرقم: ٩٦٥٩، وابن ماجه في السنن، كتاب: اللباس، باب: لباس رسول الله ﷺ، ٢/١١٧٧، الرقم: ٣٥٥٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٣٣، الرقم: ٢٢٨٧٦، وعبد بن حميد في المسند، ١/١٧٠، الرقم: ٤٦٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٦/١٤٣، ١٦٩، ٢٠٠، الرقم: ٥٧٨٥، ٥٨٨٧، ٥٩٩٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٤٠٤، الرقم: ٦٤٨٩، وفي شعب الإيمان، ٥/١٧٠، الرقم: ٦٢٣٤، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/٤٥٤، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤/٣٣، والنووي في رياض الصالحين، ١/١٦١۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص نے اسے آپ ﷺ کے جسم اطہر پر دیکھا تو اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ تو بہت اچھی ہے لہٰذا یہ مجھے اوڑھا دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا لو (اور اسے چادر عطا فرمادی)۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ اٹھ کر تشریف لے گئے تو دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے انہیں ملامت کی اور کہا کہ تم نے اچھا نہیں کیا۔ کیونکہ جب تم نے یہ دیکھ لیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے قبول فرما لیا اور آپ ﷺ کو اس چادر کی ضرورت بھی ہے اس کے باوجود تم نے وہی مانگ لی جبکہ تم یہ جانتے بھی تھے کہ جب آپ ﷺ سے سوال کیا جائے تو آپ ﷺ انکار نہیں فرماتے۔ اس صحابی نے کہا کہ میں اس سے برکت کا امیدوار ہوں کیونکہ اسے حضور نبی اکرم ﷺ کے جسم اطہر سے لگنے کا شرف حاصل ہوگیا ہے لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ اسی میں کفن دیا جاؤں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر وہی چادر اس صحابی کا کفن بنی۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

’’اور امام طبرانی نے بیان کہ امام قتیبہ نے فرمایا: وہ (بطور تبرک چادر مانگنے والے شخص) جلیل القدر صحابی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ تھے۔‘‘

۲۳۸/ ۵. عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ الْأَوْدِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ

۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: ما جاء في قبر النبي ﷺ وأبي بكر وعمر رضي الله عنهما، ۱/ ٤٦۹، الرقم: ۱۳۲۸، وفي كتاب: المناقب، باب: قصة البيعة والاتفاق على عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، ۳/ ۱۳۵۳۔ ۱۳۵۵، الرقم: ۳٤۹۷، وابن أبي شيبة نحوه في المصنف، ۳/ ۳٤، الرقم: ۱۱۸۵۸، ۷/ ٤۳۵۔٤۳٦، الرقم: ۳۷۰۵۹، ۳۷۰۷٤، والحاكم في المستدرك، ۳/ ۹۹، الرقم: ٤۵۱۹، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ۷/ ۱۳۳۳، الرقم: ۲۵٤۱، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۳/ ۳۳۸، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٤/ ٤۱٦۔

الْخَطَّابِ رضی الله عنه قَالَ: يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ، اِذْهَبْ إِلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ رضي الله عنها فَقُلْ: يَقْرَأُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَيْکِ السَّلَامَ ثُمَّ سَلْهَا أَنْ أُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيَّ قَالَتْ: كُنْتُ أُرِيْدُهُ لِنَفْسِي فَلَأُوْثِرَنَّهُ الْيَوْمَ عَلَى نَفْسِي فَلَمَّا أَقْبَلَ قَالَ لَهُ: مَا لَدَيْکَ قَالَ: أَذِنَتْ لَکَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَ: مَا كَانَ شَيئٌ أَهَمَّ إِلَيَّ مِنْ ذَلِکَ الْمَضْجَعِ فَإِذَا قُبِضْتُ فَاحْمِلُوْنِي ثُمَّ سَلِّمُوْا ثُمَّ قُلْ: يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَإِنْ أَذِنَتْ لِي فَادْفِنُوْنِي وَإِلَّا فَرُدُّوْنِي إِلَى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِيْنَ ...... الحديث. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت عمرو بن میمون اَودی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (بوقتِ وصال اپنے صاحبزادے سے) فرمایا: اے عبداللہ بن عمر! ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ اور عرض کرنا کہ عمر بن خطاب آپ کو سلام کہتا ہے اور عرض کرتا ہے کہ مجھے میرے دونوں رفقاء کے ساتھ (روضہ رسول ﷺ میں) دفن ہونے کی اجازت دی جائے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جب اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہ درخواست پیش کی تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: وہ جگہ میں اپنے لیے رکھنا چاہتی تھی لیکن آج میں انہیں (یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو) اپنے اوپر ترجیح دیتی ہوں۔ جب حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما واپس لوٹے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت فرمایا: کیا خبر لائے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: اے امیر المومنین! انہوں نے آپ کے لیے اجازت دے دی ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس (متبرک و مقدس) مقام سے زیادہ میرے لے (بطور آخری آرام گاہ) کوئی جگہ اہم نہیں تھی۔ سو جب میرا وصال ہو جائے تو مجھے اٹھا کر وہاں لے جانا اور سلام

عرض کرنا۔ پھر عرض کرنا (آقا!) عمر بن خطاب اجازت چاہتا ہے۔ اگر مجھے اجازت مل جائے تو وہاں دفن کر دینا ورنہ مجھے عام مسلمانوں کے قبرستان میں لے جا کر دفن کر دینا۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٦/٢٣٩. عَنْ أَبِي بُرْدَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَلَقِيَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ رضي الله عنه فَقَالَ لِي: انْطَلِقْ إِلَى الْمَنْزِلِ فَأَسْقِيَکَ فِي قَدَحٍ شَرِبَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَتُصَلِّي فِي مَسْجِدٍ صَلَّى فِيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَسَقَانِي سَوِيْقًا وَأَطْعَمَنِي تَمْرًا وَصَلَّيْتُ فِي مَسْجِدِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں مدینہ منورہ حاضر ہوا تو مجھے حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ ملے۔ انہوں نے مجھے فرمایا کہ میرے ساتھ میرے گھر چلو تاکہ میں (بطورِ تبرک) تمہیں اس پیالے میں پلاؤں جس میں حضور نبی اکرم ﷺ نوش فرمایا کرتے تھے اور اس مسجد میں نماز پڑھاؤں جس میں حضور نبی اکرم ﷺ نے نماز پڑھی ہے۔ پس میں ان کے ساتھ چلا گیا تو اُنہوں نے مجھے (اس متبرک پیالے میں) ستّو پلائے اور کھجوریں کھلائیں اور میں نے اُن کی مسجد میں نماز بھی پڑھی۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: ما ذكر النبي ﷺ وحض على اتفاق أهل العلم وما اجتمع عليه الحرمان مكة والمدينة، ٦/٢٦٧٣، الرقم: ٦٩١٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٥/٣٤٩، الرقم: ١٠٧٠٨، والعسقلاني في فتح الباري، ٧/١٣١، الرقم: ٣٦٠٣، وفي تغليق التعليق، ٥/٣٢، والعيني في عمدة القاري، ٢٥/٦١، الرقم: ٧٣٤٢۔

٢٤٠/ ٧. عن مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ رضی الله عنه قَالَ: رَأَيْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما يَتَحَرَّى أَمَاكِنَ مِنَ الطَّرِيْقِ فَيُصَلِّي فِيْهَا وَيُحَدِّثُ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يُصَلِّي فِيْهَا وَأَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي فِي تِلْکَ الْأَمْكِنَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت موسیٰ بن عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما (یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پوتے) کو دیکھا کہ وہ (دورانِ سفر) راستے میں (حضور نبی اکرم ﷺ کے متبرک) مقامات تلاش کر کے ان میں نماز پڑھا کرتے تھے اور بتایا کرتے کہ ان کے والد ماجد (یعنی حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی) ان مقامات پر (اپنے سفر کے دوران باقاعدگی سے) نماز پڑھا کرتے کیونکہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو ان مقامات میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تھا۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٢٤١/ ٨. عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه مَوْلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنهما

:٧ أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: المساجد التي على طريق المدينة والمواضع التي صلّى فيها النبي ﷺ، ١/ ١٨٣، الرقم: ٤٦٩، والعيني في عمدة القاري، ٤/ ٢٦٨۔

:٨ أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: اللباس والزينة، باب: تحريم استعمال إناء الذهب والفضة على الرجال، ٣/ ١٦٤١، الرقم: ٢٠٦٩، وأبو داود في السنن، كتاب: اللباس، باب: الرخصة في العلم وخيط الحرير، ٤/ ٤٩، الرقم: ٤٠٥٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/ ٣٤٧، الرقم: ٢٦٩٨٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/ ٤٢٣، الرقم: ٤٠١٠، وفي شعب الإيمان ٥/ ١٤١، الرقم: ٦١٠٨، وأبو عوانة في المسند، ١/ ٢٣٠، الرقم: ٥١١، وابن راهويه في المسند، ٥/ ١٣٤، الرقم: ٢٢٤٨، وابن سعد في الطبقات ـــ

فِي رواية طويلة قَالَ: أَخْبَرَتْنِي أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنهما عَنْ جُبَّةِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: هَذِهِ جُبَّةُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ جُبَّةَ طَيَالِسَةٍ كِسْرَوَانِيَّةٍ لَهَا لِبْنَةُ دِيْبَاجٍ وَفَرْجَيْهَا مَكْفُوْفَيْنِ بِالدِّيْبَاجِ فَقَالَتْ: هَذِهِ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ رضي الله عنها حَتَّى قُبِضَتْ، فَلَمَّا قُبِضَتْ قَبَضْتُهَا وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَلْبَسُهَا، فَنَحْنُ نَغْسِلُهَا لِلْمَرْضَى يُسْتَشْفَى بِهَا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما کے غلام حضرت عبد اللہ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے حضور نبی اکرم ﷺ کے جبّہ مبارک کے متعلق بتایا اور فرمایا: یہ حضور نبی اکرم ﷺ کا جبّہ مبارک ہے اور پھر انہوں نے ایک جبّہ نکال کر دکھایا جو موٹا دھاری دار کسروانی (کسریٰ کے بادشاہ کی طرف منسوب ہے) جبّہ تھا جس کا گریبان دیباج کا تھا اور اس کے دامنوں پر دیباج کے سنجاف تھے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا: یہ مبارک جبّہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ان کی وفات تک محفوظ رہا، جب ان کی وفات ہوئی تو یہ میں نے لے لیا اور یہی وہ مبارک جبّہ ہے جسے حضور نبی اکرم ﷺ زیب تن فرمایا کرتے تھے۔ سو ہم اسے دھو کر اس کا پانی بیماروں کو پلاتے ہیں اور اس کے ذریعہ سے (ان بیماروں کے لئے) شفا طلب کی جاتی ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، ابو داود اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٩/٢٤٢. عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه أَنَّ أُمَّ مَالِكٍ كَانَتْ تُهْدِي لِلنَّبِيِّ ﷺ

.... الکبری، ١/٤٥٤، والخطيب البغدادي في موضح أوهام الجمع والتفريق، ٢/٢٥١، الرقم: ٣٠٨، والشوكاني في نيل الأوطار، ٢/٧٩۔

٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: في معجزات النبي ﷺ، ـــ

فِي عُكَّةٍ لَهَا سَمْنًا. فَيَأْتِيهَا بَنُوهَا فَيَسْأَلُونَ الْأُدْمَ. وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ شَيءٌ، فَتَعْمِدُ إِلَى الَّذِي كَانَتْ تُهْدِي فِيهِ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَتَجِدُ فِيهِ سَمْنًا. فَمَا زَالَ يُقِيمُ لَهَا أُدْمَ بَيْتِهَا حَتَّى عَصَرَتْهُ، فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: عَصَرْتِيهَا؟ قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: لَوْ تَرَكْتِيهَا مَا زَالَ قَائِمًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت اُمّ مالک رضی اللہ عنہا حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک چمڑے کے برتن میں گھی بھیجا کرتی تھیں، ان کے بیٹے آ کر ان سے سالن مانگتے، ان کے پاس کوئی چیز نہیں ہوتی تھی، تو جس چمڑے کے برتن میں وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے لئے گھی بھیجا کرتیں اس کا رخ کرتیں اس میں انہیں گھی مل جاتا، ان کے گھر میں سالن کا مسئلہ اسی طرح حل ہوتا رہا یہاں تک کہ انہوں نے ایک دن اس چمڑے کے برتن کو نچوڑ لیا (تو اس میں سے گھی ختم ہو گیا) پھر وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں (اور سارا ماجرا عرض کیا) تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے چمڑے کے برتن کو نچوڑ لیا؟ انہوں نے عرض کیا: ہاں، یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم اسے اسی طرح رہنے دیتیں تو اس سے ہمیشہ (گھی) ملتا رہتا۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۰/۲۴۳. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، بِتَمَرَاتٍ،

.... ٤/١٧٨٤، الرقم: ٢٢٨٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٤٠، ٣٤٧، الرقم: ١٤٧٠٥، ١٤٧٨٢، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ١٢/٥٠٥، الرقم: ٢٩٨٤، وفي فتح الباري، ١١/٢٨١، وفي الإصابة، ٨/٢٩٨، الرقم: ١٢٢٣٩۔

١٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب لأبي هريرة رضی اللہ عنہ، ٥/٦٨٥، الرقم: ٣٨٣٩، وأحمد بن حنبل في —

فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، ادْعُ اللهَ فِيْهِنَّ بِالْبَرَکَةِ، فَضَمَّهُنَّ ثُمَّ دَعَا لِي فِيْهِنَّ بِالْبَرَکَةِ، فَقَالَ: خُذْهُنَّ وَاجْعَلْهُنَّ فِي مِزْوَدِکَ هٰذَا أَوْ فِي هٰذَا الْمِزْوَدِ، کُلَّمَا أَرَدْتَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا، فَأَدْخِلْ فِيْهِ يَدَکَ، فَخُذْهُ، وَلَا تَنْثُرْهُ نَثْرًا، فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذٰلِکَ التَّمْرِ کَذَا وَ کَذَا مِنْ وَسْقٍ فِي سَبِيْلِ اللهِ، فَکُنَّا نَأْکُلُ مِنْهُ وَنُطْعِمُ، وَکَانَ لَا يُفَارِقُ حِقْوِي حَتّٰی کَانَ يَوْمَ قَتْلِ عُثْمَانَ رضی الله عنه فَإِنَّهُ انْقَطَعَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ، وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کچھ کھجوریں لے کر حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ان میں اللہ تعالیٰ سے برکت کی دعا فرمائیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں اکٹھا کیا اور میرے لیے ان میں دعائے برکت فرمائی پھر مجھے فرمایا: انہیں لے لو اور اپنے اس توشہ دان میں رکھ لو اور جب انہیں لینا چاہو تو اپنا ہاتھ اس میں ڈال کر لے لیا کرو (لیکن) اسے جھاڑنا نہیں۔ (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں) سو میں نے ان میں سے اتنے اتنے (یعنی کئی) وسق (ایک وسق دو سو چالیس کلوگرام کے برابر ہوتا ہے) کھجوریں اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کیں اور ہم خود بھی اس میں سے کھاتے اور دوسروں کو بھی کھلاتے (لیکن اس میں سے

المسند، ٢/ ٣٥٢، الرقم: ٨٦١٣، وابن حبان في الصحيح، ١٤/ ٤٦٧، الرقم: ٦٥٣٢، وابن راهوية في المسند، ١/ ٧٥، الرقم: ٣، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/ ٥٢٧، الرقم: ٢١٥٠، وابن کثير في البداية والنهاية، ٦/ ١١٧، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/ ٢٣١، والسيوطي في الخصائص الکبری، ٢/ ٨٥۔

کھجوریں کبھی ختم نہ ہوئیں۔) اور کبھی وہ توشہ دان میری کمر سے جدا نہ ہوا یہاں تک کہ جس دن حضرت عثمانؓ شہید ہوئے تو وہ مجھ سے کہیں گر گیا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۲۴۴/۱۱. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَعِنْدَنَا شَطْرٌ مِنْ شَعِيْرٍ فَأَكَلْنَا مِنْهُ مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ قُلْتُ لِلْجَارِيَةِ: كِيْلِيْهِ فَكَالَتْهُ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ فَنِيَ قَالَتْ: فَلَوْ كُنَّا تَرَكْنَاهُ لَأَكَلْنَا مِنْهُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ، وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے وصال مبارک کے بعد ہمارے پاس (آپ ﷺ کے بچے ہوئے) کچھ جو تھے ہم اس میں سے (کافی عرصہ تک) جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا کھاتے رہے پھر (ایک دفعہ) میں نے لونڈی سے کہا کہ انہیں ماپو تو سہی۔ اس نے انہیں ماپ لیا تو کچھ ہی عرصہ بعد وہ جو ختم ہو گئے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اگر ہم انہیں (نہ ماپتے اور ویسے ہی چھوڑے رکھتے تو ہم اور زیادہ عرصہ تک (جتنا چاہتے) اس میں سے کھاتے رہتے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ اور امام ابوعیسیٰ

۱۱-۱۲: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله ﷺ، باب: (۳۱) منه، ٤/٦٤٣، الرقم: ٢٤٦٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/١٠٨، الرقم: ٢٤٨١٢، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٣٢٥، الرقم: ٦٤١٥۔

ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۲/۲۴۵. وفي رواية: قَالَتْ: وَمَا فِي رَفِّي مِنْ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ ذُوْكَبِدٍ إِلَّا قَرِيْبٌ مِنْ شَطْرِ شَعِيْرٍ فَأَكَلْتُ مِنْهُ حَتّٰى طَالَ عَلَيَّ لَا يَفْنٰى فَكِلْتُهُ فَفَنِيَ فَلَيْتَنِي لَمْ كِلْتُهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''اور ایک روایت میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میری الماری میں کسی جاندار کے کھانے کی کوئی شے نہیں تھی سوائے آپ ﷺ کے چھوڑے ہوئے تھوڑے سے جو کے جن میں سے میں کھاتی رہی یہاں تک کہ کافی وقت گزر گیا اور یہ ختم نہیں ہوتے تھے لیکن ایک مرتبہ میں نے انہیں ماپا تو وہ ختم ہو گئے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ کاش کہ میں انہیں نہ ماپتی (تو وہ جو کبھی ختم نہ ہوتے)۔''

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۳/۲۴۶. عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ أَنَّ أَبَا مُوْسٰی رضی الله عنه كَانَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَصَلَّی الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی رَكْعَةً أَوْتَرَ بِهَا فَقَرَأَ فِيْهَا بِمِائَةِ آيَةٍ مِنَ النِّسَاءِ ثُمَّ قَالَ: مَا أَلَوْتُ أَنْ أَضَعَ قَدَمَيَّ حَيْثُ وَضَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَدَمَيْهِ وَأَنَا أَقْرَأُ بِمَا قَرَأَ بِهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

۱۳: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: قيام الليل وتطوع النهار، باب: القراءة في الوتر، ۳/۲۴۳، الرقم: ۱۷۲۸، وفي السنن الكبرى، ۱/۴۴۶، الرقم: ۱۴۲۴، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴/۴۱۹، الرقم: ۱۹۷۷۵، والطيالسي في المسند، ۱/۶۹، الرقم: ۵۱۲، والبيهقي في السنن الكبرى، ۳/۲۵، الرقم: ۴۵۶۶، والمقريزي في مختصر كتاب الوتر، ۱/۹۴۔

’’حضرت ابو مجلز رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان عشاء کے وقت دو رکعت نماز پڑھی پھر وہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے نماز وتر ادا کی جس میں سورہ نساء کی سو (۱۰۰) آیات تلاوت کیں اور پھر فرمایا: میں نے (حصولِ برکت کے لئے) اپنی پوری پوری کوشش کی ہے کہ میرے قدم وہیں پڑیں جہاں حضور نبی اکرم ﷺ کے قدم مبارک پڑتے تھے اور میں انہی آیات کی تلاوت کروں جن کی حضور نبی اکرم ﷺ نے (اس مقام پر) تلاوت فرمائی تھی۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۲۴۷/ ۱۴. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَأْخُذُ بِحَلَقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ فَأُقَعْقِعُهَا قَالَ أَنَسٌ رضی اللہ عنہ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى يَدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يُحَرِّكُهَا وَصَفَ لَنَا سُفْيَانُ كَذَا وَجَمَعَ أَبُوْ عَبْدِ اللهِ أَصَابِعَهُ وَحَرَّكَهَا قَالَ: وَقَالَ لَهُ ثَابِتٌ: مَسَسْتَ يَدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِيَدِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَعْطِنِيهَا أُقَبِّلُهَا. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ہی وہ پہلا شخص ہوں جو سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹائے گا (یعنی میرے لئے ہی سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھولا جائے گا)۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے (یہ حدیث بیان کرتے

۱۴-۱۵: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب: ما أعطي النبي ﷺ من الفضل، ۱/ ۴۰، الرقم: ۵۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/ ۱۱۱، الرقم: ۱۲۱۱۵، والبخاري في الأدب المفرد، ۱/ ۳۳۸، الرقم: ۹۷۴، وأبو يعلى في المسند، ۶/ ۲۱۲، الرقم: ۳۴۹۳، والبيهقي في شعب الإيمان، ۲/ ۲۲۹، الرقم: ۱۶۰۵، والقرشي في الإخوان، ۱/ ۱۹۷، الرقم: ۱۴۶، والمقدسي في أطراف الغرائب والأفراد، ۲/ ۴۷، الرقم: ۷۲۲۔

ہوئے) فرمایا: گویا میں (اب بھی تصور میں) رسول اللہ ﷺ کو اپنا دستِ مبارک حرکت دیتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔(راوی بیان کرتے ہیں) ہمیں سفیان نے اسی طریقے سے اشارہ کرکے بیان کیا اور حضرت ابوعبد اللہ نے بھی اپنی انگلیاں جمع کیں اور انہیں (اسی طرح) حرکت دی۔ اور راوی کہتے ہیں کہ حضرت ثابت نے ان سے (یعنی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے) عرض کیا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کے دستِ اقدس کو اپنے ہاتھ سے مَس کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ تو حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: پھر مجھے اپنا ہاتھ دکھائیں تاکہ میں (بطور تبرک) اس ہاتھ کا بوسہ لے سکوں (جس ہاتھ سے دستِ مصطفیٰ ﷺ مَس ہوا ہے)۔‘‘

اس حدیث کو امام دارمی، احمد اور بخاری نے الأدب المفرد میں روایت کیا ہے۔

۲۴۸/۱۵. وفي رواية: عَنْ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ رضي الله عنه قَالَ: حَدَّثَتْنِي جَمِيْلَةُ رضي الله عنها مَوْلَاةُ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ الْأَنْصَارِيُّ: وَقَدْ رَأَيْتُ جَمِيْلَةَ قَالَتْ: كَانَ ثَابِتٌ إِذَا جَاءَ قَالَ أَنَسٌ رضي الله عنه: يَا جَمِيْلَةُ، نَاوِلِيْنِي طِيْبًا أَمَسُّ بِهِ يَدِي فَإِنَّ ابْنَ أُمِّ ثَابِتٍ لَا يَرْضَى بِشَيْءٍ حَتَّى يُقَبِّلَ يَدِي وَيَقُوْلُ: قَدْ مَسَسْتَ يَدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَأَبُوْ يَعْلَى.

’’اور ایک روایت میں حضرت عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی کنیز حضرت اُمّ جمیلہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا جن کی زیارت کا شرف مجھے حاصل ہوا انہوں نے فرمایا کہ جب حضرت ثابت، حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوتے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ مجھ سے فرماتے: اے اُمّ جمیلہ! لاؤ مجھے خوشبو دو تاکہ میں اسے اپنے ہاتھ پر مل لوں کیونکہ اُمّ ثابت کا بیٹا میرا ہاتھ چومے بغیر خوش نہیں ہوگا (اور میرے منع کرنے پر) کہتا ہے کہ بے شک آپ نے اس ہاتھ سے رسول اللہ ﷺ کے دستِ

اقدس کو مَس کیا تھا (تو میں اس متبرک ہاتھ کو کیوں نہ چوموں)۔‘‘

اس حدیث کو امام بیہقی اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

١٦/٢٤٩. عَنْ حَيَّانَ أَبِي النَّضْرِ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رضي الله عنه عَلَى أَبِي الْأَسْوَدِ الْجَرْشِيِّ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَجَلَسَ قَالَ: فَأَخَذَ أَبُو الْأَسْوَدِ يَمِينَ وَاثِلَةَ رضي الله عنه فَمَسَحَ بِهَا عَلَى عَيْنَيْهِ وَوَجْهِهُ لِبَيْعَتِهِ بِهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَأَبُو نُعَيْمٍ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُ أَحْمَدَ ثِقَاتٌ.

’’حضرت حیان ابو نضر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں (رسول اللہ ﷺ کے صحابی) حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت ابو الاسود الجرشی کے پاس ان کی مرض وفات میں (عیادت کے لئے) گیا۔ حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ نے انہیں سلام کیا اور بیٹھ گئے۔

١٦–١٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٩١، الرقم: ١٦٠٥٩، وابن حبان في الصحيح، ٢/٤٠٧، الرقم: ٦٤١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٦، الرقم: ١٠٠٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨/٥٦، الرقم: ٧٩٥١، وفي المعجم الكبير، ٢٢/٨٩، الرقم: ٢١٥، وفي مسند الشاميين، ٢/٢٢٦، ٣٨٤، الرقم: ١٢٣٥، ١٥٤٦، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٩/٣٠٦، وابن تمام الرازي في الفوائد، ١/٨٠، الرقم: ١٨٢، وابن أبي الدنيا في المحتضرين، ١/٣١، الرقم: ١٦، والبيهقي في الأربعون الصغرى، ١/١٧٥، الرقم: ١٢٤، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٥/٣٧٣، ٦٥/١١٤-١١٦، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/١٣٦، الرقم: ٥١٣٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/٣١٨۔

راوی کہتے ہیں کہ ابو الاسود نے حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کا دایاں ہاتھ پکڑا اور اسے (بطور تبرک) اپنی آنکھوں اور چہرے پر پھیرا کیونکہ حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ نے اس ہاتھ سے رسول اللہ ﷺ کے دستِ اقدس پر بیعت کی تھی (اور اس سے مَس کیا تھا)۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، ابن حبان، طبرانی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کے رجال ثقہ ہیں۔

١٧/٢٥٠. **وفي رواية عنه: فَقُلْتُ: إِنَّ هَذَا وَاثِلَةُ بْنُ الْأَسْقَعِ رضی اللہ عنہ أَخُوکَ قَالَ: فَأَبْقَى اللهُ مِنْ عَقْلِهِ أَنْ سَمِعَ أَنَّ وَاثِلَةَ رضی اللہ عنہ قَدْ جَاءَ فَمَدَّ يَدَهُ فَجَعَلَ يَلْتَمِسُ بِهَا فَعَلِمْتُ مَا يُرِيْدُ فَأَخَذْتُ كَفَّ وَاثِلَةَ رضی اللہ عنہ فَجَعَلْتُهَا فِي كَفِّهِ وَإِنَّمَا أَرَادَ أَنْ يَضَعَ يَدَهُ فِي يَدِ وَاثِلَةَ رضی اللہ عنہ ذَلِکَ لِمَوْضِعِ يَدِ وَاثِلَةَ مِنْ يَدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَجَعَلَ يَضَعُهَا مَرَّةً عَلَى صَدْرِهِ (وفي رواية: وَمَرَّةً عَلَى فُؤَادِهِ) وَمَرَّةً عَلَى وَجْهِهِ وَمَرَّةً عَلَى فِيْهِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.**

’’ایک اور روایت میں حضرت حیان ابو نضر ہی بیان کرتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا: یہ تمہارے بھائی حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان کی عقل کو سلامت رکھے کہ انہوں نے جب یہ سنا کہ حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ آئے تو انہوں نے اپنا ہاتھ پھیلایا اور حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کے دستِ اقدس کو مَس کرنا شروع کر دیا تو میں سمجھ گیا کہ وہ کیا چاہتے ہیں تب میں نے حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور اسے ان کے ہاتھ میں دے دیا اور اس عمل سے ان کا صرف یہی ارادہ کیا تھا کہ وہ اپنا ہاتھ حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں اس جگہ رکھیں جہاں حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ رسول اللہ ﷺ کے دستِ اقدس میں رکھا تھا اور وہ ان کے اس ہاتھ کو کبھی (حصولِ برکت کے لئے) اپنے سینے پر رکھتے (اور ایک روایت میں ہے: اور کبھی اپنے دل پر رکھتے) اور کبھی اپنے چہرے پر ملتے اور کبھی

اپنے منہ پر ملتے۔'' اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

١٨/٢٥١. عَنْ ثَابِتٍ قَالَ: كُنْتُ إِذَا أَتَيْتُ أَنَسًا ﷺ ...... فَآخُذُ بِيَدَيْهِ فَأُقَبِّلُهُمَا وَأَقُوْلُ: بِأَبِي هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ اللَّتَيْنِ مَسَّتَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَأُقَبِّلُ عَيْنَيْهِ وَأَقُوْلُ: بِأَبِي هَاتَيْنِ الْعَيْنَيْنِ اللَّتَيْنِ رَأَتَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

''حضرت ثابت ﷺ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ جب کبھی میں حضرت انس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا ...... تو ان کے دونوں دستِ مبارک (فرطِ محبت وعقیدت سے) اپنے ہاتھوں میں تھام لیتا اور انہیں بار بار چومتا اور عرض کرتا: میرے باپ کی قسم! یہ دونوں وہ مبارک ہاتھ ہیں کہ جنہیں رسول اللہ ﷺ کے (جسدِ اقدس کو) چھونے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ اور میں ان کی دونوں آنکھیں چوم کر عرض کرتا: میرے باپ کی قسم! یہ وہ خوش بخت آنکھیں ہیں جنہیں (جاگتے ہوئے) رسولِ خدا ﷺ کی زیارت کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔''

اس حدیث کو امام ابو یعلی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

١٩/٢٥٢. عَنْ أَبِي وَائِلٍ أَنَّ عَلِيًّا ﷺ أَوْصَى أَنْ يُجْعَلَ فِي حَنُوْطِهِ

١٨: أخرجه أبو يعلى في المسند، ٦/٢١١، الرقم: ٣٤٩١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٣٢٥۔

١٩–٢١: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢/٤٦١، الرقم: ١١٠٣٦، وابن المنذر في الأوسط، ٢/٢٩٥، الرقم: ٨٩١، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٩/١٨٣، والعسقلاني في الإصابة، ١/١٢٧، وفي تلخيص الحبير، ٢/١٠٧، الرقم: ٧٤٢، والعيني في عمدة القاري، ٨/٤١۔

مِسْکٌ وَقَالَ: هُوَ فَضْلُ حَنُوْطِ النَّبِيِّ ﷺ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ الْمُنْذِرِ.

’’حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وصیت فرمائی کہ میری (میت کو لگانے والی) خوشبوؤں میں کستوری کو شامل کیا جائے (جو ان کے پاس محفوظ تھی) اور فرمایا کہ یہ کستوری وہ خوشبو تھی جو حضور نبی اکرم ﷺ کو وصال مبارک کے وقت لگائی جانے والی خوشبوؤں میں سے بچ گئی تھی (جسے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بطورِ تبرک اپنے لئے سنبھال رکھا تھا)۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور ابن منذر نے روایت کیا ہے۔

٢٥٣/٢٠. وذكر العسقلاني في ’’الإصابة‘‘: عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لِي أَنَسٌ رضی اللہ عنہ: هَذِهِ شَعَرَةٌ مِنْ شَعَرِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَضَعْهَا تَحْتَ لِسَانِي قَالَ: فَوَضَعْتُهَا تَحْتَ لِسَانِهِ، فَدُفِنَ وَهِيَ تَحْتَ لِسَانِهِ.

’’امام عسقلانی رحمہ اللہ نے الاصابۃ میں بیان کیا کہ حضرت ثابت بنانی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: انہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے (اپنی وفات کے وقت) فرمایا: یہ حضور نبی اکرم ﷺ کے موئے مبارک میں سے ایک بال مبارک ہے۔ (میری وفات کے بعد) تم اسے میری زبان کے نیچے رکھ دینا۔ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (ان کے وصال کے بعد) میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کا وہ موئے مبارک حضرت انس رضی اللہ عنہ (کی وصیت کے مطابق ان) کی زبان کے نیچے رکھ دیا اور انہیں اس حال میں دفنایا گیا کہ وہ موئے مبارک ان کی زبان کے نیچے تھا۔‘‘

٢٥٤/٢١. وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلَ رحمۃ اللہ علیہ قَالَ: رَأَيْتُ أَبِي آخِذًا شَعْرَةً مِنْ شَعْرِ النَّبِيِّ ﷺ فَيَضَعُهَا عَلَى فِيْهِ يُقَبِّلُهَا وَأَحْسِبُ

أَنِّي رَأَيْتُهُ يَضَعُهَا عَلَى عَيْنَيْهِ وَيُغْمِسُهَا فِي الْمَاءِ ثُمَّ يَشْرَبُهُ ثُمَّ يَسْتَشْفِي بِهَا وَرَأَيْتُهُ قَدْ أَخَذَ قَصْعَةً لِلنَّبِيِّ ﷺ فَغَسَلَهَا فِي جُبِّ الْمَاءِ ثُمَّ شَرِبَ فِيهَا وَرَأَيْتُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ يَشْرَبُ مَاءَ زَمْزَمَ يَسْتَشْفِي بِهِ وَيَمْسَحُ بِهِ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ. رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ.

’’اور عبد اللہ بن احمد بن حنبلؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اکثر اپنے والد (یعنی امام احمد بن حنبل ﷺ) کو دیکھا کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کا ایک موئے مبارک (جو انہوں نے بطور تبرک سنبھال رکھا تھا) لیتے اور اسے اپنے منہ پر رکھتے اور اسے چومتے اور میرا خیال ہے میں نے انہیں اس حالت میں بھی دیکھا کہ وہ آپ ﷺ کے اس موئے مبارک کو (بار بار) اپنی دونوں آنکھوں پر رکھتے تھے اور اسے پانی میں ڈبو کر شفاء کے لئے وہ پانی پیا کرتے تھے اور میں نے یہ بھی دیکھا کہ ان کے پاس حضور نبی اکرم ﷺ کا (استعمال شدہ) ایک پیالہ مبارک تھا وہ تالاب کے پانی سے اس پیالے کو دھو کر اس کا دھوون پیا کرتے تھے اور میں نے انہیں کئی بار یہ بھی کرتے دیکھا کہ وہ شفاء کے لئے آبِ زمزم پیا کرتے تھے اور اسے اپنے ہاتھوں اور اپنے چہرے پر ملتے تھے۔‘‘

اسے امام ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

٢٢/٢٥٥. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَى أُمِّ

٢٢-٢٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/١١٩، الرقم: ١٢٢٠٩، ٦/٣٧٦، ٤٣١، الرقم: ٢٧١٥٩، ٢٧٤٧٠، وابن أبي شيبة نحوه في المصنف، ٥/١٠٣، الرقم: ٢٤١٣٠، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٤/٢٧٤، وابن الجعد في المسند، ١/٣٢٩، ٣٩٣، الرقم: ٢٢٥٥، ٢٦٨٦، والترمذي في الشمائل المحمدية، ١/١٧٦، الرقم: ٢١٥، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/٢٠٤، الرقم: ٦٥٤، وفي المعجم الكبير، ٢٥/١٢٦، —

سُلَيْمٍ رضي الله عنها وَفِي الْبَيْتِ قِرْبَةٌ مُعَلَّقَةٌ، فَشَرِبَ مِنْ فِيْهَا أَي مِنْ فَمِ الْقِرْبَةِ. وَهُوَ قَائِمٌ قَالَ أَنَسٌ رضي الله عنه: فَقَطَعَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ فَمَ الْقِرْبَةِ فَهُوَ عِنْدَنَا.

وفي رواية: وَإِنَّهُ لَعِنْدِي. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّحَاوِيُّ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے اور (ان کے) گھر میں ایک مشکیزہ لٹکا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے اس کے دہانہ سے منہ لگا کر پانی پیا، اس حالت میں کہ آپ ﷺ کھڑے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت اُمِّ سلیم رضی اللہ عنہا نے (اسی وقت) اس مشکیزہ کا دہانہ کاٹ کر رکھ لیا جو ہمارے گھر میں اب بھی محفوظ ہے یا فرمایا: بے شک وہ اب بھی میرے پاس محفوظ ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، ابن ابی شیبہ اور طحاوی نے روایت کیا ہے۔

٢٣/٢٥٦. وفي رواية: عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: وَصَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بَيْتًا وَقِرْبَةٌ مُعَلَّقَةٌ، فَشَرِبَ مِنْهَا۔ وَهُوَ قَائِمٌ۔ فَقَامَتْ أُمِّي فَقَطَعَتْ فَمَ الْقِرْبَةِ وَقَالَتْ: لَا يَشْرَبُ مِنْهَا أَحَدٌ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ الْجَعْدِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

الرقم: ٣٠٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ٥/١١٨، الرقم: ٦٠٢٧، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٧/٢٩٥، الرقم: ٢٧٥٠، والحارث في المسند، ٢/٥٨٥، الرقم: ٥٤٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٥/٧٩، والعيني في عمدة القاري، ٩/٢٧٩، ٢١/١٩٢، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٨/٤٢٨، والعظيم آبادي في عون المعبود، ١٠/١٣١، والشوكاني في نيل الأوطار، ٩/٨٥۔

’’ایک روایت میں حضرت انس ﷛ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (ہمارے) گھر میں تشریف لائے وہاں ایک مشکیزہ لٹکا ہوا تھا پس آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور اس میں سے پانی پیا۔ (آپ ﷺ کے تشریف لے جانے کے بعد) میری والدہ اٹھیں اور انہوں نے اس مشکیزے کا منہ کاٹ کر رکھ لیا اور کہا: (یہ میں نے اس لیے کیا ہے) تاکہ رسول اکرم ﷺ کے بعد اس مشکیزے سے کوئی اور پانی نہ پی سکے (اور یہ ہمارے پاس بطورِ تبرک محفوظ رہے)۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی، بیہقی اور ابن جعد نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

۲۵۷/ ۲۴. عَنْ مِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَکَمِ (في حديث صلح الحديبية) أَنَّ عُرْوَةَ قَامَ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَقَدْ رَأَى مَا يَصْنَعُ بِهِ أَصْحَابُهُ لَا يَتَوَضَّأُ وُضُوْءًا إِلَّا ابْتَدَرُوْهُ وَلَا يَبْسُقُ بُسَاقًا إِلَّا ابْتَدَرُوْهُ وَلَا يَسْقُطُ مِنْ شَعَرِهِ شَيْئٌ إِلَّا أَخَذُوْهُ، فَرَجَعَ إِلَى قُرَيْشٍ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ، إِنِّي جِئْتُ کِسْرَى فِي مُلْکِهِ وَجِئْتُ قَيْصَرَ وَالنَّجَاشِيَّ فِي مُلْکِهِمَا وَاللهِ، مَا رَأَيْتُ مَلِکًا قَطُّ مِثْلَ مُحَمَّدٍ ﷺ فِي أَصْحَابِهِ وَلَقَدْ رَأَيْتُ قَوْمًا لَا يُسْلِمُوْنَهُ لِشَيئٍ أَبَدًا فَرُوْا رَأْيَکُمْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے (صلح حدیبیہ والی طویل روایت میں) مروی ہے کہ (مشرکین کا قاصد) عروہ جب حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ سے واپسی کے لئے اٹھا تو اس نے صحابہ کرام کی آپ ﷺ سے محبت و عقیدت کے چشم کشا

۲۴: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۴/ ۳۲۳۔ ۳۲۴، الرقم: ۱۸۹۳۰، والشوکاني في نيل الأوطار، ۱/ ۶۹، وقال: رواه أحمد۔

واقعات دیکھے کہ آپ ﷺ وضو نہیں کرتے مگر آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس وضو کے پانی کی طرف لپکتے ہیں اور آپ ﷺ لعاب مبارک نہیں پھینکتے مگر یہ اس کی طرف بھاگتے ہیں تاکہ وہ زمین پر نہ گرنے پائے۔ اور آپ ﷺ کا جو موئے مبارک بھی گرتا ہے اسے اٹھا لیتے ہیں۔ وہ قریش کی طرف واپس گیا اور کہا: اے قومِ قریش! میں کسریٰ کے ملک میں اس کے پاس اور قیصر اور نجاشی کے پاس ان کے ملکوں میں گیا ہوں۔ اللہ کی قسم! میں نے کسی بادشاہ کو ایسا نہیں پایا جیسے محمد مصطفیٰ ﷺ اپنے صحابہ کرام میں ہیں اور میں نے (عاشقان کی) ایسی قوم دیکھی ہے کہ وہ انہیں کسی بھی صورت تمہارے حوالے نہیں کریں گے۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۲۵/۲۵۸. عَنْ أَبِي قِرَادٍ السُّلَمِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَدَعَا بِطَهُوْرٍ، فَغَمَسَ يَدَهُ فِيْهِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ، فَتَتَبَّعْنَاهُ، فَحَسَوْنَاهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا حَمَلَكُمْ عَلَى مَا صَنَعْتُمْ؟ قُلْنَا: حُبُّ اللهِ وَرَسُوْلِهِ ﷺ قَالَ: فَإِنْ أَحْبَبْتُمْ أَنْ يُحِبَّكُمُ اللهُ وَرَسُوْلُهُ فَأَدُّوْا إِذَا أُؤْتُمِنْتُمْ، وَأَصْدِقُوْا إِذَا حَدَّثْتُمْ وَأَحْسِنُوْا جِوَارَ مَنْ جَاوَرَكُمْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالشَّيْبَانِيُّ.

’’حضرت ابو قراد سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی

۲۵: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٦/٣٢٠، الرقم: ، ٦٥١٧، والشيباني في الآحاد والمثاني، ٣/٨١، الرقم: ١٣٩٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٦٦٥، الرقم: ٤٤٣٨، والحسيني في البيان والتعريف، ١/٢٨٧، الرقم: ٧٦٤، والعسقلاني في الإصابة، ٧/٣٣١، الرقم: ١٠٤١٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٤/١٤٥، ٨/٢٧١، والمناوي في فيض القدير، ٣/٢٨۔

اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ ﷺ نے طہارت کے لئے پانی منگوایا اور اس میں اپنا دستِ مبارک ڈبو دیا پھر (مکمل) وضو فرمایا۔ ہم نے اس پانی کو حاصل کیا اور اسے تھوڑا تھوڑا پی لیا۔ آپ ﷺ نے (یہ دیکھ کر) فرمایا: اس کام پر تمہیں کس چیز نے ابھارا؟ ہم نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بھی تم سے محبت کریں تو جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو اس کو ادا کرو اور جب بولو تو سچ بولو اور جو تمہارے پڑوس میں رہتا ہو اس کے ساتھ حسن سلوک کرو۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی اور شیبانی نے روایت کیا ہے۔

۲۶/۲۵۹. عَنْ يَحْيَ بْنِ الْحَارِثِ الذَّمَارِيِّ قَالَ: لَقِيْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ رضی الله عنه فَقُلْتُ: بَايَعْتَ بِيَدِکَ هٰذِهِ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَقُلْتُ: أَعْطِنِي يَدَکَ أُقَبِّلْهَا، فَأَعْطَانِيْهَا فَقَبَّلْتُهَا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ فِي ’’الثِّقَاتِ‘‘، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’حضرت یحییٰ بن حارث ذماری رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ میں (حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابی) حضرت واثلہ بن اسقع رضی الله عنه سے ملا تو ان سے عرض کیا: حضرت کیا آپ نے اپنے ان ہاتھوں سے حضور نبی اکرم ﷺ کی بیعت کی سعادت حاصل کی تھی؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کیا: میری طرف اپنا ہاتھ مبارک بڑھایئے تاکہ میں (حصولِ برکت کے لئے) اسے چوم لوں۔ انہوں نے اپنا دستِ اقدس آگے بڑھایا تو میں نے (نہایت محبت و عقیدت سے) ان کے دستِ مبارک کا بوسہ لینے کی سعادت حاصل کی۔‘‘

۲۶: أخرجه الطبراني في المعجم الکبير، ۲۲/۹٤، الرقم: ۲۲٦، والشيباني في الأحاد والمثاني، ۲/۱۷۵، الرقم: ۹۱۳، وابن حبان في الثقات، ۵/۵۳۰، الرقم: ٦۰۸۰، وابن عساکر في تاريخ مدينة دمشق، ۳٦٤/۵۷، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/٤۲۔

اس حدیث کو امام طبرانی نے اور ابن حبان نے الثقات میں روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کے رجال ثقات ہیں۔

۲۶۰/۲۷. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: أَتَيْتُ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ أَتَكَارَی مِنْهُ بَيْتًا فِي دَارِهِ فَقَالَ: تَكَارَّ فَإِنَّهَا مُبَارَكَةٌ عَلَی مَنْ سَكَنَهَا فَقُلْتُ: مِنْ أَيِّ شَيءٍ ذٰلِكَ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَقَدْ نُحِرَتْ جَزُوْرٌ وَقَدْ أَمَرَ بِقِسْمَتِهَا فَقَالَ لِلَّذِي يَقْسِمُهَا: أَعْطِ عَمْرًوا مِنْهَا قِسْمًا فَلَمْ يُعْطِنِي وَأَغْفَلَنِي فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَبَيْنَ يَدَيْهِ دَرَاهِمُ فَقَالَ: أَخَذْتَ الْقِسْمَ الَّذِي أَمَرْتُ لَكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا أَعْطَانِي شَيْئًا قَالَ: فَتَنَاوَلَ كَفًّا مِنْ دَرَاهِمَ ثُمَّ أَعْطَانِيْهَا فَجِئْتُ بِهَا إِلَی أُمِّي فَقُلْتُ: خُذِي هٰذِهِ الدَّرَاهِمَ أَخَذَهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ ثُمَّ أَعْطَانِيْهَا أَمْسِكِيْهَا حَتَّی نَنْظُرَ فِي أَيِّ شَيءٍ نَضَعُهَا ثُمَّ ضَرَبَ الدَّهْرَ ضَرْبًا بِهِ حَتَّی اشْتَرَيْتُ هٰذِهِ الدَّارَ قَالَتْ أُمِّي: إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَنْقُدَ ثَمَنَهَا فَلَا تَنْقُدْ حَتَّی تَدْعُوَنِي أَدْعُوْ لَكَ بِالْبَرَكَةِ فَدَعَوْتُهَا حِيْنَ هَيَّأْتُهَا فَقَالَتْ لِي: خُذْ هٰذِهِ الدَّرَاهِمَ فَنَثَرْتُهَا فِيْهَا ثُمَّ خَلَطْتُهَا بِهَا وَقَالَتْ: اذْهَبْ بِهَا. رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَی.

''امام محمد بن سوقہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں کرایہ پر گھر لینے کے لئے حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے (اپنا

۲۷: أخرجه أبو يعلی في المسند، ٣/٤٨، الرقم: ١٤٧١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٤/١١٢، وقال: رواه الطبراني في الكبير وأبو يعلی۔

ایک گھر دکھا کر) فرمایا: (میرا) یہ گھر کرائے پر لے لو کیونکہ یہ گھر اپنے مکینوں کے لئے بہت بابرکت ہے۔ میں نے عرض کیا: اس کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے فرمایا: ایک مرتبہ جب میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا (تو دیکھا کہ) وہاں (آپ ﷺ کے سامنے) ایک اونٹنی ذبح کی گئی تھی۔ آپ ﷺ نے اس کا گوشت تقسیم کرنے کا حکم فرمایا۔ اور اس تقسیم کرنے والے شخص سے آپ ﷺ نے فرمایا: عمرو کو بھی اس (گوشت) میں سے حصہ دے دینا۔ تقسیم کرنے والا غفلت میں مجھے حصہ دینا بھول گیا۔ جب دوسرا دن ہوا تو میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو اس وقت آپ ﷺ کے سامنے بہت سے درہم ڈھیر تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا (کل) تم نے (گوشت میں سے) اپنا حصہ وصول کر لیا تھا جس کا میں نے حکم دیا تھا؟ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! انہوں نے مجھے کچھ بھی نہیں دیا۔ وہ کہتے ہیں: (اس وقت) آپ ﷺ نے مٹھی بھر درہم لئے اور مجھے عطا فرمائے۔ میں درہم لے کر اپنی ماں کے پاس آیا اور عرض کیا: یہ درہم لے لیں یہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے دستِ مبارک سے پکڑ کر مجھے عطا فرمائے ہیں اور انہیں سنبھال کر رکھیں اور جب وقت آیا تو ہم ان کا مصرف سوچیں گے۔ پھر وقت پر وقت گزرتا رہا یہاں تک کہ میں نے یہ گھر خریدنے (کا ارادہ کیا) تو میری والدہ نے مجھے کہا: جب تم (اس گھر کو خریدنے کے لئے) رقم الگ کرو تو اس وقت تک الگ نہ کرنا جب تک مجھے نہ بلا لو میں اس رقم پر تمہارے لئے برکت کی دعا کروں گی۔ (وہ بیان کرتے ہیں کہ) جب میں نے وہ رقم تیار کر لی تو میں نے اپنی والدہ محترمہ کو بلایا تو انہوں نے مجھے کہا: لو یہ (وہ) درہم ہیں (جنہیں رسول اللہ ﷺ نے اپنے دستِ اقدس سے مس فرمایا تھا) پھر انہوں نے وہ درہم ساری رقم کے اوپر، پھیلا کر انہیں آپس میں خلط ملط کر دیا اور فرمایا: اب جاؤ اور اس (بابرکت) رقم سے مکان خریدو۔‘‘

اسے امام ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

٢٦١/٢٨. عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِئِ أَنَّهُ نَظَرَ إِلَى ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما وَضَعَ يَدَهُ عَلَى مَقْعَدِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْمِنبَرِ ثُمَّ وَضَعَهَا عَلَى وَجْهِهِ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ وَابْنُ حِبَّانَ فِي ''الثِّقَاتِ''.

''حضرت ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عبدالقاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے منبر مبارک پر آپ ﷺ کی مبارک نشست کو (بطور تبرک) اپنے ہاتھوں سے (بار بار) چھوتے اور پھر اسے اپنے چہرے پر مل لیتے۔''

اس حدیث کو امام ابن سعد اور ابن حبان نے الثقات میں روایت کیا ہے۔

٢٦٢/٢٩. عَنْ أَبِي قُسَيْطٍ وَالْعُتْبِيِّ رضي الله عنهما كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا خَلَا الْمَسْجِدَ حَسُّوْا رُمَّانَةَ الْمِنبَرِ الَّتِي تَلِي الْقَبْرَ بِمَيَامِنِهِمْ ثُمَّ اسْتَقْبَلُوا الْقِبْلَةَ يَدْعُوْنَ. ذَكَرَهُ الْقَاضِي عِيَاضُ.

''حضرت ابو قسیط اور حضرت عتبی بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب مسجد نبوی میں ہوتے تو وہ منبر مبارک جو حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور سے ملا ہوا تھا اس پر (حصول تبرک کے لئے) اپنے ہاتھ پھیرتے (پھر اپنے چہرے پر ملتے) اور پھر قبلہ رخ ہو کر دعا کرتے۔'' اسے قاضی عیاض نے ذکر کیا ہے۔

٢٨: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/ ٢٥٤، وابن حبان في الثقات، ٤/ ٩، الرقم: ١٦٠٦، والقاضي عياض في الشفا، ٢/ ٦٢۔

٢٩: أخرجه القاضي عياض في الشفا، ٢/ ٦٢۔

۲٦۳/ ۳۰. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَذْکُرُ عَنْ جَدِّي رضي الله عنه أَنَّهُ أَوَّلَ وَفْدٍ وَفَدَ عَلَی رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنْ بَنِي حَنِيْفَةَ، فَوَجَدْتُهُ يَغْسِلُ رَأْسَهُ فَقَالَ: اقْعُدْ يَا أَخَا أَهْلِ الْيَمَامَةِ، فَاغْسِلْ رَأْسَکَ فَفَعَلْتُ فَغَسَلْتُ رَأْسِي بِفَضْلَةِ غَسْلِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ثُمَّ شَهِدْتُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، ثُمَّ کَتَبَ لِي کِتَابًا فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَعْطِنِي قِطْعَةً مِنْ قَمِيْصِکَ أَسْتَأْنِسُ بِهَا فَأَعْطَانِي، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ رضي الله عنهما: فَحَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهَا کَانَتْ عِنْدَنَا نَغْسِلُهَا لِلْمَرِيْضِ يَسْتَشْفِي بِهَا. رَوَاهُ ابْنُ عَدِيٍّ.

’’حضرت محمد بن جابر رضی اللہ عنہما بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت بیان کرتے ہیں کہ بنو حنیفہ کے قبیلہ سے جو پہلا وفد حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو میں بھی اس وفد میں شامل تھا جب ہم پہنچے تو دیکھا کہ آپ ﷺ اپنا سر انور دھو رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے یمامہ سے آنے والے بھائی بیٹھ جاؤ اور تم بھی اپنا سر دھو لو۔ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا اور میں نے رسول اللہ ﷺ کے استعمال شدہ پانی سے اپنا سر دھویا پھر میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد مصطفی ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔‘‘ پھر آپ ﷺ نے میرے لئے ایک مکتوب تحریر فرمایا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اپنی قمیض مبارک کے کپڑے کا کوئی ٹکڑا مجھے عنایت کیجئے کہ میں اس سے انس (وبرکت) حاصل کروں تو آپ ﷺ نے مجھے اپنی قمیص مبارک کا ٹکڑا عطا فرمایا۔ امام محمد بن جابر بیان کرتے ہیں کہ میرے والد نے بیان کیا کہ

۳۰: أخرجه ابن عدي في الکامل، ٦/ ۱۵۳، والعسقلاني في الإصابة، ۳/ ۲۳٤، الرقم: ۳٦۲۸۔

وہ قمیض کا ٹکڑا (بطور تبرک) ہمارے پاس تھا اور ہم اسے دھو کر اس کا پانی کسی بیمار کو پلاتے تو اس (کی برکت سے) سے وہ بیمار (اسی وقت مکمل طور پر) شفایاب ہو جاتا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن عدی نے روایت کیا ہے۔

٢٦٤/٣١. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا بَكْرٍ الْوَفَاةُ أَقْعَدَنِي عِنْدَ رَأْسِهِ وَقَالَ لِي: يَا عَلِيُّ، إِذَا أَنَا مِتُّ فَغَسِّلْنِي بِالْكَفِّ الَّذِي غَسَّلْتَ بِهِ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَحَنِّطُوْنِي وَاذْهَبُوْا بِي إِلَى الْبَيْتِ الَّذِي فِيهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَاسْتَأْذِنُوْا فَإِنْ رَأَيْتُمُ الْبَابَ قَدْ يُفْتَحُ فَادْخُلُوْا بِي وَإِلَّا فَرُدُّوْنِي إِلَى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِيْنَ حَتَّى يَحْكُمَ اللهُ بَيْنَ عِبَادِهِ قَالَ: فَغُسِّلَ وَكُفِّنَ وَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ يَأْذُنُ إِلَى الْبَابِ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَذَا أَبُوْ بَكْرٍ مُسْتَأْذِنٌ فَرَأَيْتُ الْبَابَ قَدْ تَفَتَّحَ وَسَمِعْتُ قَائِلًا يَقُوْلُ: أَدْخِلُوا الْحَبِيْبَ إِلَى حَبِيْبِهِ فَإِنَّ الْحَبِيْبَ إِلَى الْحَبِيْبِ مُشْتَاقٌ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

’’حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے مجھے اپنے سرہانے بٹھایا اور فرمایا: اے علی! جب میں فوت ہو جاؤں تو آپ خود مجھے اپنے ان ہاتھوں سے غسل دینا جن ہاتھوں سے آپ نے رسول اللہ ﷺ کو غسل دیا تھا اور مجھے (بھی وہی) خوشبو لگانا اور (میری میت) حضور ﷺ کے روضہ اقدس کے پاس لے جانا اگر تم دیکھو کہ (خود بخود) دروازہ کھول دیا گیا ہے تو مجھے وہاں دفن کر دینا ورنہ واپس لا کر عام مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر دینا اس وقت تک کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ نہ فرما دے (یعنی قیامت نہ

٣١: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣٠/٤٣٦، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ٢/٤٩٢۔

آ جائے۔ اور پھر ان کی خواہش کے مطابق ہی) انہیں غسل اور (متبرک خوشبو والا) کفن دیا گیا اور (حضرت علی ﷺ فرماتے ہیں کہ) سب سے پہلے میں نے روضہ رسول ﷺ کے دروازے پر پہنچ کر اجازت طلب کی اور عرض کیا: یارسول اللہ! یہ ابوبکر ہیں جو اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں؟ پھر میں نے دیکھا کہ روضہ اقدس کا دروازہ (خود بخود) کھل گیا اور میں نے سنا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے۔ حبیب کو اس کے حبیب کے ہاں داخل کردو۔ بے شک حبیب بھی ملاقاتِ حبیب کے لئے مشتاق ہے۔‘‘

اسے امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

مصادر التّخريج

۱. القرآن الحکیم۔

۲. آجری، ابو بکر محمد بن حسین بن عبداللہ (م ۳٦٠ھ)۔ الشريعة۔ ریاض، سعودی عرب: دارالوطن، ۱٤۲٠ھ/۱۹۹۹ء۔

۳. آلوسی، ابو الفضل شہاب الدین السید محمود (م ۱۲۷٠ھ/۱۸۵٤ء)۔ روح المعاني في تفسير القرآن العظيم والسبع المثاني۔ بیروت، لبنان: دار الاحیاء التراث۔

٤. احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد (۱٦٤۔۲٤۱ھ/ ۷۸٠۔۸۵۵ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء۔

۵. ازدی، ربیع بن حبیب بن عمر بصری۔ الجامع الصحيح مسند الإمام الربيع بن حبيب۔ بیروت، لبنان: دارالحکمۃ، ۱٤۱۵ھ۔

٦. اسماعیل حقی، بروسوی یا اسکوداری (۱٠٦۳۔۱۱۳۷ھ/۱٦۵۲۔ ۱۷۲٤ء)۔ تفسير روح البيان۔ کوئٹہ، پاکستان: مکتبہ اسلامیہ، ۱٤٠۵ھ/۱۹۸۵ء۔

۷. اصبہانی، اسماعیل بن محمد بن الفضل التیمی (٤۵۷۔۵۳۵ھ)۔ دلائل النبوة۔ ریاض، سعودی عرب: دارطیبۃ، ۱٤٠۹ھ۔

۸. اندلسی، عمر بن علی بن احمد الوادیاشی (۷۲۳۔۸٠٤ھ)۔ تحفة المحتاج إلى أدلة المحتاج۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: دارحراء، ۱٤٠٦ھ۔

۹. بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹٤۔۲۵٦ھ/ ۸۱٠۔

۸۷۰ء)۔ الأدب المفرد۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۹ء۔

۱۰. بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن إسماعیل بن إبراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/ ۸۱۰۔ ۸۷۰ء)۔ التاریخ الکبیر۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۱۱. بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/ ۸۱۰۔ ۸۷۰ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۱۲. بزار، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (۲۱۰۔۲۹۲ھ/ ۸۲۵۔۹۰۵ء)۔ المسند بیروت، لبنان: ۱۴۰۹ھ۔

۱۳. بغوی، ابو محمد حسین بن مسعود بن محمد (۴۳۶۔۵۱۶ھ/ ۱۰۴۴۔۱۱۲۲ء)۔ شرح السنۃ۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ/ ۱۹۸۳ء۔

۱۴. بغوی، ابو محمد حسین بن مسعود بن محمد (۴۳۶۔۵۱۶ھ/ ۱۰۴۴۔۱۱۲۲ء)۔ معالم التنزیل۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

بقاعی، برہان الدین ابی الحسن ابراہیم عمر (۸۶۵ھ/ ۱۴۸۰ء)۔ نظم الدرر في تناسب الآیات والسور۔ حیدر آباد دکن، انڈیا: دائرہ المعارف العثمانیہ، (۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء)۔

۱۵. بیضاوی، ناصر الدین ابی سعید عبد اللہ بن عمر بن محمد شیرازی بیضاوی (۷۹۱ھ)۔ أنوار التنزیل۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۶ء۔

۱۶. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔ ۱۰۶۶ء)۔ الأربعون الصغری۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربي، ۱۴۰۸ء۔

۱۷. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔

۱۰۶۶ء)۔ الاعتقاد۔ بیروت، لبنان، دارالآفاق الجدید، ۱۴۰۱ھ۔

۱۸. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔ ۱۰۶۶ء)۔ دلائل النبوۃ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء۔

۱۹. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔ ۱۰۶۶ء)۔ السنن الصغری۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الدار، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۸۹ء۔

۲۰. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔ ۱۰۶۶ء)۔ السنن الکبری۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء۔

۲۱. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔ ۱۰۶۶ء)۔ السنن الکبری۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الدار، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۸۹ء۔

۲۲. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔ ۱۰۶۶ء)۔ شعب الإیمان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۲۳. پانی پتی، قاضی محمد ثناء اللہ (۱۲۲۵ھ/ ۱۸۱۰ء)۔ التفسیر المظہری۔ کوئٹہ، پاکستان: بلوچستان بک ڈپو۔

۲۴. ترمذی، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (۲۱۰۔۲۷۹ھ/ ۸۲۵۔ ۸۹۲ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۸ء۔

۲۵. ترمذی، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (۲۱۰۔۲۷۹ھ/

۸۲۵۔ ۸۹۲ء)۔ الشمائل المحمّدية والخصائص المصطفوية۔ بيروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیہ، ۱۴۱۲ء۔

۲۶. ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (۶۶۱۔۷۲۸ھ/۱۲۶۳۔ ۱۳۲۸ء)۔ اِقتضاء الصراط المستقيم۔ لاہور، پاکستان: المکتبۃ السلفیۃ، ۷۸

۲۷. ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (۶۶۱۔۷۲۸ھ/۱۲۶۳۔ ۱۳۲۸ء)۔ الصارم المسلول۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ۱۴۱۷ھ۔

۲۸. ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (۶۶۱۔۷۲۸ھ/۱۲۶۳۔ ۱۳۲۸ء)۔ مجموع الفتاوی۔ مکتبہ ابن تیمیہ۔

۲۹. ابن جارود، ابو محمد عبد اللہ بن علی بن جارود نیشاپوری (۳۰۷ھ)۔ المنتقى من السنن المسندة۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتاب الثقافیۃ، ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۸۸ء۔

۳۰. جرجانی، ابو قاسم حمزہ بن یوسف (۴۲۸ھ)۔ تاريخ جرجان۔ بیروت، لبنان: عالم الکتب، ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء۔

۳۱. جزری، ابو السعادات المبارک بن محمد (۵۴۴۔۶۰۶ھ)۔ النهاية في غريب الأثر۔ بیروت، لبنان: المکتبۃ العلمیۃ، ۱۳۹۹ھ۔

۳۲. ابن جعد، ابو الحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (۱۳۳۔ ۲۳۰ھ/۷۵۰۔۸۴۵ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: مؤسسہ نادر، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۳۳. ابن جوزی، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ زاد المسير في علم التفسير۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۴ھ۔

۳۴. ابن جوزی، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔

۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔ ۱۲۰۱ء)۔ صفوة الصفوة۔ بیروت، لبنان، دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۹ء

۳۵. ابن جوزی، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔ ۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔ ۱۲۰۱ء)۔ الوفا بأحوال المصطفی ﷺ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء۔

۳۶. جہضمی، ابن اسحاق، اسماعیل بن اسحاق المالکی (۱۹۹۔۲۸۲ھ)۔ فضل الصلاة على النبي ﷺ۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: دار المدینہ المنورہ، ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۰ء۔

۳۷. ابن ابی حاتم، عبدالرحمٰن بن محمد بن ادریس ابو محمد الرازی التمیمی (۲۴۰۔ ۳۲۷ھ)۔ تفسیر القرآن العظیم۔ صیدا، المکتبۃ العصریہ۔

۳۸. حارث، ابن ابی اسامہ (۱۸۶۔۲۸۲ھ)۔ بغیة الباحث عن زوائد مسند الحارث۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مرکز خدمۃ السنۃ والسیرۃ النبویہ، ۱۴۱۳ھ/ ۱۹۹۲ء۔

۳۹. حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱۔۴۰۵ھ/ ۹۳۳۔۱۰۱۴ء)۔ المستدرک علی الصحیحین۔ مکہ، سعودی عرب: دارالباز للنشر و التوزیع۔

۴۰. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰۔۳۵۴ھ/ ۸۸۴۔ ۹۶۵ء)۔ الثقات۔ بیروت، لبنان: دارالفکر، ۱۳۹۵ھ۔

۴۱. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰۔۳۵۴ھ/ ۸۸۴۔ ۹۶۵ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۳ء۔

۴۲. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ الإصابة في تمييز الصحابة۔ بیروت، لبنان: دار

الجيل، ١٤١٢ھ/ ١٩٩٢ء۔

٤٣. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣۔٨٥٢ھ/ ١٣٧٢۔١٤٤٩ء)۔ تغليق التعليق على صحيح البخاري۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی + عمان، اُردن: دار عمار، ١٤٠٥ھ۔

٤٤. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣۔٨٥٢ھ/ ١٣٧٢۔١٤٤٩ء)۔ تلخيص الحبير في أحاديث الرافعي الكبير۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب، ١٣٨٤ھ/ ١٩٦٤ء۔

٤٥. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣۔٨٥٢ھ/ ١٣٧٢۔١٤٤٩ء)۔ تهذيب التهذيب۔ بیروت، لبنان: دارالفکر، ١٤٠٤ھ/ ١٩٨٤ء۔

٤٦. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣۔٨٥٢ھ/ ١٣٧٢۔١٤٤٩ء)۔ الدراية في تخريج أحاديث الهداية۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ۔

٤٧. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣۔٨٥٢ھ/ ١٣٧٢۔١٤٤٩ء)۔ فتح الباري شرح صحيح البخاري۔ لاہور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ، ١٤٠١ھ/ ١٩٨١ء۔

٤٨. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣۔٨٥٢ھ/ ١٣٧٢۔١٤٤٩ء)۔ لسان الميزان۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الأعلمی المطبوعات ١٤٠٦ھ/ ١٩٨٦ء۔

٤٩. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣۔٨٥٢ھ/ ١٣٧٢۔١٤٤٩ء)۔ المطالب العالية۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ، ١٤٠٧ھ/

۱۹۷۸ء۔

۵۰. ابن حزم، ابو محمد علی بن احمد بن سعید أندلسی (۳۸٤۔٤٥٦ھ/ ۹۹٤۔۱۰٦٤ء)۔ **حجة الوداع**۔ الریاض، سعودی عرب: بیت الأفکار الدولیة، ۱۹۹۸ء۔

۵۱. ابن حزم، ابو محمد علی بن احمد بن سعید أندلسی (۳۸٤۔٤٥٦ھ/ ۹۹٤۔۱۰٦٤ء)۔ **المحلیٰ**۔ بیروت، لبنان: دار الآفاق الجدیدة۔

۵۲. حسام الدین ہندی، علاء الدین علی متقی (۹۷۵ھ)۔ **کنز العمال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالہ، ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء۔

۵۳. حسینی، ابراہیم بن محمد (۱۰۵٤۔۱۱۲۰ھ)۔ **البیان والتعریف**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱٤۰۱ھ۔

۵٤. حکیم ترمذی، ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر۔ **نوادر الأصول في أحادیث الرسول**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۹۹۲ء۔

۵۵. حموی، ابو عبد اللہ یاقوت بن عبد اللہ (٦۲٦ھ)۔ **معجم البلدان**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر۔

۵٦. حمیدی، ابو بکر عبد اللہ بن زبیر (۲۱۹ھ/ ۸۳٤ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ + قاہرہ، مصر: مکتبة المتنبی۔

۵۷. حنبلی، شمس الدین محمد بن احمد بن عبد الہادی (۷٤٤ھ)۔ **تنقیح تحقیق أحادیث التعلیق**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹۸ء۔

۵۸. ابن حیان، محمد بن یوسف بن علی (۷۵٤ھ)۔ **البحر المحیط**۔ قاہرہ، مصر، ۱۳۲۹ھ۔

۵۹. ابن حیان، ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حیان الأنصاری (۲۷٤۔ ۳٦۹ھ)۔

طبقات المحدثين بأصبهان والواردين عليها۔ بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٤١٢ھ۔

٦٠. ابن حیان، عبداللہ بن محمد بن جعفر بن حیان اصبہانی، ابو محمد (٢٧٤۔٣٦٩ھ)۔ العظمة۔ ریاض، سعودی عرب: دار العاصمہ، ١٤٠٨ھ۔

٦١. ابن خزیمہ، ابو بکر محمد بن اسحاق (٢٢٣۔٣١١ھ/٨٣٨۔٩٢٤ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٠ھ/١٩٧٠ء۔

٦٢. خطابی، ابو سلیمان حمد بن محمد بن إبراہیم البستی (٣١٩۔٣٨٨ھ)۔ غريب الحديث۔ مکۃ المکرّمہ، سعودی عرب: جامعۃ أم القریٰ، ١٤٠٢ھ۔

٦٣. خطیب بغدادی، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (٣٩٢۔٤٦٣ھ/١٠٠٢۔١٠٧١ء)۔ تاریخ بغداد۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٦٤. خطیب بغدادی، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (٣٩٢۔٤٦٣ھ/١٠٠٢۔١٠٧١ء)۔ موضح أوهام الجمع والتفريق۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ ١٤٠٧ء۔

٦٥. خطیب تبریزی، ولی الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ (٧٤١ھ)۔ مشكاة المصابيح۔ بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیۃ، ١٤٢٤ھ/٢٠٠٣ء۔

٦٦. خلال، احمد بن محمد بن ہارون بن یزید الخلال، ابوبکر (٢٣٤۔٣١١ھ)۔ السنة۔ ریاض، سعودی عرب: ١٤١٠ھ

٦٧. خوارزمی، ابو المؤید محمد بن محمود (٥٩٣۔٦٦٥ھ)۔ جامع المسانيد۔ بیروت، لبنان۔

٦٨. دارمی، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (١٨١۔٢٥٥ھ/٧٩٧۔٨٦٩ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٧ھ۔

٦٩. دارقطنی، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (۳۰٦۔ ۳۸۵ھ/۹۱۸۔ ۹۹۵ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۳۸٦ھ/ ۱۹٦٦ء۔

۷۰. ابو داود، سلیمان بن أشعث سجستانی (۲۰۲۔۲۷۵ھ/ ۸۱۷۔۸۸۹ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱٤۱٤ھ/ ۱۹۹٤ء۔

۷۱. ابن ابی الدنیا، ابوبکر عبد اللہ بن محمد بن عبید القرشی (۲۰۸۔۲۸۱ھ)۔ الأولیاء۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، ۱٤۱۳ھ۔

۷۲. ابن ابی الدنیا، ابوبکر عبد اللہ بن محمد بن عبید القرشی (۲۰۸۔ ۲۸۱ھ)۔ العیال۔ الدمام، سعودی عرب: دار ابن القیم، ۱٤۱۰ھ۔

۷۳. دیلمی، ابوشجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی الہمذانی (٤٤٥۔۵۰۹ھ/ ۱۰۵۳۔ ۱۱۱۵ء)۔ مسند الفردوس۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸٦ء۔

۷٤. ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد الذہبی (٦۷۳۔۷٤۸ھ)۔ میزان الاعتدال في نقد الرجال۔ بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹۵ء۔

۷۵. ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد الذہبی (٦۷۳۔۷٤۸ھ)۔ سیر أعلام النبلاء۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الرسالۃ، ۱٤۱۳ھ۔

۷٦. رازی، محمد بن عمر بن حسن بن حسین بن علی تیمی (۵٤۳۔٦۰٦ھ/۱۱٤۹۔ ۱۲۱۰ء)۔ التفسیر الکبیر۔ تہران، ایران: دار الکتب العلمیہ۔

۷۷. الرازی، تمام بن محمد ابو القاسم (۳۳۰۔ ٤۱٤ھ)۔ الفوائد۔ الریاض: مکتبۃ الرشد، ۱٤۱۲ھ۔

۷۸. ابن راہویہ، ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم بن مخلد بن ابراہیم بن عبداللہ

(١٦١-٢٣٧هـ/ ٧٧٨-٨٥١ء)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الایمان، ١٤١٢ھ/١٩٩١ء۔

٧٩. رشید رضا، علامہ محمد رشید رضا۔ **تفسیر المنار**۔ ١٣٥٤ھ بیروت، دارالمعرفۃ

٨٠. رویانی، ابو بکر محمد بن ہارون الرویانی (٣٠٧ھ)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مؤسسہ قرطبہ، ١٤١٦ھ۔

٨١. زرعی، ابو عبد اللہ محمد بن ابی بکر ایوب (٦٩١-٧٥١ھ)۔ **حاشية ابن قيم**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٥ھ/١٩٩٥ء۔

٨٢. زرقانی، ابو عبد اللہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف بن احمد بن علوان مصری أزہری مالکی (١٠٥٥-١١٢٢ھ/١٦٤٥-١٧١٠ء)۔ **شرح المواهب اللدنية**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٧ھ/١٩٩٦ء۔

٨٣. زمخشری، جار اللہ محمد بن عمر بن محمد خوارزمی (٤٢٧-٥٣٨ھ)۔ **الكشاف عن حقائق غوامض التنزيل**۔ قاہرہ، مصر: ١٣٧٣ھ/ ١٩٥٣ء

٨٤. زیلعی، ابو محمد جمال الدین عبد اللہ بن یوسف حنفی (٧٦٢ھ)۔ **تخريج الأحاديث والآثار**۔ ریاض، سعودی عرب، دار ابن خزیمۃ، ١٤١٤ھ۔

٨٥. زیلعی، ابو محمد جمال الدین عبد اللہ بن یوسف حنفی (٧٦٢ھ)۔ **نصب الراية لأحاديث الهداية**۔ مصر، دار الحدیث، ١٣٥٧ھ۔

٨٦. سبکی، تقی الدین ابو الحسن علی بن عبد الکافی بن علی بن تمام بن یوسف بن موسیٰ بن تمام أنصاری (٦٨٣-٧٥٦ھ/١٢٨٤-١٣٥٥ء)۔ **شفاء السقام في زيارة خير الأنام** ﷺ۔ حیدر آباد، بھارت: دائرہ معارف نظامیہ، ١٣١٥ھ۔

٨٧. سرایا، محمد بن محمد بن علی بن ھمام بن راجی اللہ بن داود (٦٧٧-٧٤٥ھ)۔ سلاح

المؤمن في الدعاء۔ دمشق/ لبنان: دار ابن کثیر، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۳ء۔

۸۸. ابن سعد، ابو عبد اللہ محمد (۱۶۸۔۲۳۰ھ/ ۷۸۴۔۸۴۵ء)۔ **الطبقات الکبری۔** بیروت، لبنان: دار بیروت للطباعہ و النشر، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔

۸۹. ابو سعود، محمد بن عمادی (۸۹۸۔ ۹۸۲ھ/ ۱۴۹۳۔۱۵۷۵ء)۔ **إرشاد العقل السلیم إلی مزایا القرآن الکریم** (تفسیر ابی سعود)۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۹۰. سمہودی، نور الدین علی بن احمد المصری (۹۱۱ھ)۔ **وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفیٰ ﷺ**۔ مصر: مطبعۃ السعادۃ، ۱۳۷۳ھ/ ۱۹۵۴ء۔

۹۱. ابن السنی، احمد بن محمد الدینوری (۲۸۴۔۳۶۴ھ)۔ **عمل الیوم و اللیلۃ۔** بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ۱۴۲۵ھ/ ۲۰۰۴ء۔

۹۲. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔۱۵۰۵ء)۔ **الجامع الصغیر في أحادیث البشیر النذیر۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۹۳. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔ ۱۵۰۵ء)۔ **الخصائص الکبری۔** فیصل آباد، پاکستان: مکتبہ نوریہ رضویہ۔

۹۴. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔ ۱۵۰۵ء)۔ **الدر المنثور في التفسیر بالمأثور۔** بیروت، لبنان: دار المعرفۃ۔

۹۵. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔۱۵۰۵ء)۔ **الدیباج علی صحیح مسلم۔** الخبر،

سعودی عرب: دار ابن عفان، ١٤١٦ھ/١٩٩٦ء۔

٩٦. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩۔٩١١ھ/١٤٤٥۔١٥٠٥ء)۔ شرح علی سنن النسائي۔ حلب، شام: مکتب المطبوعات الإسلامیۃ، ١٤٠٦ھ/١٩٨٦ء۔

٩٧. شافعی، ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (١٥٠۔٢٠٤ھ/٧٦٧۔٨١٩ء)۔ الأم۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ، ١٣٩٣ھ۔

٩٨. شافعی، ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (١٥٠۔٢٠٤ھ/٧٦٧۔٨١٩ء)۔ المسند۔ بیروت لبنان: دار الکتب العلمیہ

٩٩. شوکانی، محمد بن علی بن محمد (١١٧٣۔١٢٥٠ھ/ ١٧٦٠۔١٨٣٤ء)۔ نیل الأوطار شرح منتقی الأخبار۔ بیروت، لبنان: دارالفکر، ١٤٠٢ھ/ ١٩٨٢ء

١٠٠. شوکانی، محمد بن علی بن محمد (١١٧٣۔١٢٥٠ھ/ ١٧٦٠۔١٨٣٤ء)۔ فتح القدیر۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٠٢ھ/١٩٨٢ء۔

١٠١. شیبانی، ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد (٢٠٦۔٢٨٧ھ/٨٢٢۔٩٠٠ء)۔ الآحاد و المثاني۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایۃ، ١٤١١ھ/ ١٩٩١ء۔

١٠٢. ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن إبراہیم بن عثمان کوفی (١٥٩۔٢٣٥ھ/ ٧٧٦۔ ٨٤٩ء)۔ المصنف۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ١٤٠٩ھ۔

١٠٣. صالحی، ابو عبد اللہ محمد بن یوسف بن علی بن یوسف شامی (٩٤٢ھ/١٥٣٦ء)۔ سبل الهدیٰ و الرشاد۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٤ھ/ ١٩٩٣ء۔

١٠٤. صنعانی، محمد بن إسماعیل الامیر (م ٧٧٣۔ ٨٥٢ھ)۔ سبل السلام شرح

بلوغ المرام۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۳۷۹ھ۔

۱۰۵. ضیاء مقدسی، محمد بن عبد الواحد بن احمد بن عبدالرحمٰن بن اسماعیل بن منصوری حنبلی (۵۶۹۔۶۴۳ھ/۱۱۷۳۔۱۲۴۵ء)۔ **فضائل الأعمال**۔ القاهره، مصر: دار الغد العربي۔

۱۰۶. طاہر القادری، ڈاکٹر محمد طاہر القادری ۔ **عرفان القرآن**۔ لاہور، پاکستان: منہاج القرآن پبلی کیشنز۔۱۴۲۶ھ/ ۲۰۰۵ء۔

۱۰۷. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **کتاب الدعاء**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیة ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۱ء۔

۱۰۸. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **مسند الشامیین**۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالہ، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۴ء۔

۱۰۹. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الأوسط**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبة المعارف، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔

۱۱۰. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الصغیر**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

۱۱۱. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ موصل، عراق: مطبعة الزہراء الحدیثہ۔

۱۱۲. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/

www.MinhajBooks.com

٨٧٣۔ ٩٧١ء)۔ **المعجم الكبير**۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

١١٣. طبری، ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید (٢٢٤۔ ٣١٠ھ/ ٨٣٩۔ ٩٢٣ء)۔ **تاريخ الأمم والملوك**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٠٧ھ۔

١١٤. طبری، ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید (٢٢٤۔ ٣١٠ھ/ ٨٣٩۔ ٩٢٣ء)۔ **تهذيب الآثار**۔ قاھرہ، مصر: مطبعة المدنی۔

١١٥. طبری، ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید (٢٢٤۔ ٣١٠ھ/ ٨٣٩۔ ٩٢٣ء)۔ **جامع البيان عن تأويل أي القرآن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٠٥ھ۔

١١٦. طحاوی، ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (٢٢٩۔ ٣٢١ھ/ ٨٥٣۔ ٩٣٣ء)۔ **شرح معاني الآثار**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٣٩٩ھ۔

١١٧. طیالسی، ابوداود سلیمان بن داود جارود (١٣٣۔ ٢٠٤ھ/ ٧٥١۔ ٨١٩ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

١١٨. ابن ابی عاصم، ابوبکر بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (٢٠٦۔ ٢٨٧ھ/ ٨٢٢۔ ٩٠٠ء)۔ **الأوائل**۔ الکویت: دار الخلفاء للکتاب۔

١١٩. ابن ابی عاصم، ابوبکر بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (٢٠٦۔ ٢٨٧ھ/ ٨٢٢۔ ٩٠٠ء)۔ **السنة**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٠ھ۔

١٢٠. ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (٣٦٨۔ ٤٦٣ھ/ ٩٧٩۔ ١٠٧١ء)۔ **الاستيعاب في معرفة الأصحاب**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ١٤١٢ھ۔

١٢١. ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (٣٦٨۔ ٤٦٣ھ/ ٩٧٩۔ ١٠٧١ء)۔ **التمهيد**۔ مغرب (مراکش): وزات عموم الأوقاف و الشؤون

الاِسلامیہ، ۱۳۸۷ھ۔

۱۲۲. عبد بن حمید، ابو محمد بن نصر الکسی (م ۲۴۹ھ/ ۸۶۳ء)۔ المسند۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنہ، ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء۔

۱۲۳. عبد الرزاق، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲۶۔۲۱۱ھ/ ۷۴۴۔۸۲۶ء)۔ المصنف۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

۱۲۴. ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸۔۴۶۳ھ/ ۹۷۹۔ ۱۰۷۱ء)۔ الاستذکار۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۲۰۰۰ء۔

۱۲۵. ابن عدی، عبد اللہ بن عدی بن عبداللہ بن محمد ابو احمد الجرجانی (۲۷۷ھ۔ ۳۶۵ھ)۔ الکامل في ضعفاء الرجال۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۸ء۔

۱۲۶. ابن عساکر، ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (۴۹۹۔ ۵۷۱ھ/ ۱۱۰۵۔۱۱۷۶ء)۔ تاریخ مدینۃ دمشق (المعروف بہ: تاریخ ابن عساکر)۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۱ء۔

۱۲۷. عظیم آبادی، ابو الطیب محمد شمس الحق۔ عون المعبود شرح سنن أبي داود۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۱۵ھ۔

۱۲۸. ابو عوانہ، یعقوب بن اسحاق بن اِبراہیم بن زید نیشاپوری (۲۳۰۔۳۱۶ھ/ ۸۴۵۔۹۲۸ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۹۹۸ء۔

۱۲۹. عینی، بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود (۷۶۲۔۸۵۵ھ/ ۱۳۶۱۔ ۱۴۵۱ء)۔ عمدۃ القاري شرح علی صحیح البخاري۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء۔

١٣٠. ابن غطریف، محمد بن احمد الجرجانی (٣٧٧ھ)۔ جزء ابن غطریف۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ١٤١٧ھ/ ١٩٩٧ء۔

١٣١. فاکہی، ابوعبداللہ محمد بن اسحاق بن عباس مکی (٢٧٢ھ/ ٨٨٥ء)۔ أخبار مکة في قدیم الدھر و حدیثة۔ بیروت، لبنان: دارخضر، ١٤١٤ھ۔

١٣٢. فریابی، ابو بکر جعفر بن محمد بن حسن (٢٠٧۔٣٠١ھ)۔ دلائل النبوۃ۔ مکہ المکرّمہ، سعودی عرب: دار حراء، ١٤٠٦ھ۔

١٣٣. الفسوی، ابو یوسف یعقوب بن سفیان (٢٧٧ھ)۔ المعرفة والتاریخ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٩ھ/ ١٩٩٩ء۔

١٣٤. قاضی عیاض، ابو الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرو بن موسیٰ بن عیاض بن محمد بن موسیٰ بن عیاض یحصبی (٤٧٦۔٥٤٤ھ/ ١٠٨٣۔١١٤٩ء)۔ الشفاء بتعریف حقوق المصطفی ﷺ۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی۔

١٣٥. قاضی عیاض، ابو الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرو بن موسیٰ بن عیاض بن محمد بن موسیٰ بن عیاض یحصبی (٤٧٦۔٥٤٤ھ/ ١٠٨٣۔١١٤٩ء)۔ الشفاء بتعریف حقوق المصطفی ﷺ۔ ملتان، پاکستان: عبدالتواب اکیڈمی۔

١٣٦. قاضی عیاض، ابو الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرو بن موسیٰ بن عیاض بن محمد بن موسیٰ بن عیاض یحصبی (٤٧٦۔٥٤٤ھ/ ١٠٨٣۔١١٤٩ء)۔ مشارق الأنوار۔ المکتبة العتیقة ودار۔

١٣٧. ابن قانع، عبد الباقی (٢٦٥۔٣٥١ھ)۔ معجم الصحابة۔ مدینہ منورہ، مکتبة الغرباء الاثریہ، ١٤١٨ھ۔

١٣٨. ابن قتیبہ، عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ ابو محمد الدینوری (٢١٣۔٢٧٦ھ)۔ تأویل مختلف الحدیث۔ بیروت، لبنان: دار الجلیل، ١٣٩٣ھ/ ١٩٧٢ء۔

١٣٩. ابن قدامه، ابو محمد عبد الله بن احمد المقدسی (٦٢٠ھ)۔ **المغني في فقه الإمام أحمد بن حنبل الشيباني**۔ بيروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٠٥ھ۔

١٤٠. القرشی، عبد الله بن محمد ابو بکر (٢٠٨۔ ٢٨١ھ)۔ **التواضع و الخمول**۔ بيروت، لبنان: دار الکتب العلميه۔

١٤١. قرطبی، ابو عبد الله محمد بن احمد بن محمد بن يحيٰی بن مفرج أموی (٢٨٤۔ ٣٨٠ھ/ ٨٩٧۔ ٩٩٠ء)۔ **الجامع لأحكام القرآن**۔ بيروت، لبنان: دار احياء التراث العربی۔

١٤٢. قزوينی، عبد الکريم بن محمد الرافعی۔ **التدوين في أخبار قزوين**۔ بيروت، لبنان: دار الکتب العلميه، ١٩٨٧ء۔

١٤٣. قسطلانی، ابو العباس احمد بن محمد بن ابی بکر بن عبد الملک بن احمد بن محمد بن محمد بن حسين بن علی (٨٥١۔ ٩٢٣ھ/ ١٤٤٨۔ ١٥١٧ء)۔ **المواهب اللدنية بالمنح المحمدية**۔ بيروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤١٢ھ/ ١٩٩١ء۔

١٤٤. قضاعی، ابو عبد الله محمد بن سلامه بن جعفر (٤٥٤ھ)۔ **مسند الشهاب**۔ بيروت، لبنان: مؤسسة الرساله، ١٤٠٧ھ۔

١٤٥. ابن کثير، ابو الفداء إسماعيل بن عمر (٧٠١۔ ٧٧٤ھ/ ١٣٠١۔ ١٣٧٣ء)۔ **البداية و النهاية**۔ بيروت، لبنان: دار الفکر، ١٤١٩ھ/ ١٩٩٨ء۔

١٤٦. ابن کثير، ابو الفداء إسماعيل بن عمر (٧٠١۔ ٧٧٤ھ/ ١٣٠١۔ ١٣٧٣ء)۔ **تفسير القرآن العظيم**۔ بيروت، لبنان: دار المعرفه، ١٤٠٠ھ/ ١٩٨٠ء۔

١٤٧. ابن کثير، ابو الفداء اسماعيل بن عمر (٧٠١۔ ٧٧٤ھ/ ١٣٠١۔ ١٣٧٣ء)۔ **شمائل الرسول ﷺ**۔ بيروت، لبنان: دار المعرفه۔

١٤٨. کنانی، احمد بن ابی بکر بن إسماعيل (٧٦٢۔ ٨٤٠ھ)۔ **مصباح الزجاجة في**

زوائد ابن ماجه۔ بیروت، لبنان، دارالعربیۃ، ۱۴۰۳ھ۔

١٤٩. لالکائی، ابو قاسم ھبۃ اللہ بن حسن بن منصور (م ٤١٨ھ)۔ شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة من الكتاب والسنة وإجماع الصحابة۔ الریاض، سعودی عرب، دارطیبہ، ١٤٠٢ھ۔

١٥٠. لالکائی، ابو قاسم ھبۃ اللہ بن حسن بن منصور (م ٤١٨ھ)۔ کرامات أولیاء اللہ ﷻ۔ ریاض، سعودی عرب، دارطیبہ، ١٤١٢ھ۔

١٥١. ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (٢٠٩۔٢٧٣ھ/ ٨٢٤۔٨٨٧ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ١٤١٩ھ/ ١٩٩٨ء۔

١٥٢. مالک، ابن انس بن مالک رضی اللہ عنہ بن ابی عامر بن عمرو بن حارث أصبحی (٩٣۔ ١٧٩ھ/ ٧١٢۔٧٩٥ء)۔ الموطأ۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ١٤٠٦ھ/ ١٩٨٥ء۔

١٥٣. ابن مبارک، ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن واضح مروزی (١١٨۔١٨١ھ/ ٧٣٦۔ ٧٩٨ء)۔ کتاب الزھد۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

١٥٤. مبارک پوری، محمد عبد الرحمٰن بن عبد الرحیم (١٢٨٣۔١٣٥٣ھ)۔ تحفة الأحوذي في شرح جامع الترمذي۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ۔

١٥٥. مجاہد، ابو الحجاج مجاہد بن جبیر التابعی المکی المخزومی (٢١۔١٠٤ھ)۔ تفسیر مجاھد۔ بیروت، لبنان: المنشورات العلمیہ۔

١٥٦. ابو محاسن، ابو محاسن یوسف بن موسیٰ حنفی۔ معتصر من المختصر من مَشكل الآثار۔ بیروت، لبنان: عالم الکتاب۔

١٥٧. المحاملی، حسین بن إسماعیل الضبی ابو عبداللہ (٢٣٥۔٣٣٠ھ)۔ أمالي المحاملي۔ دمام، اردن: دار ابن القیم، ١٤١٢ھ۔

١٥٨. محبّ الدين طبری، ابو جعفر احمد بن عبد الله بن محمد بن ابی بکر بن محمد بن ابراہیم (٦١٥-٦٩٤ھ/١٢١٨-١٢٩٥ء)۔ **ذخائر العقبیٰ في مناقب ذَوِی القربی**۔ جدہ، سعودی عرب: مکتبۃ الصحابہ، ١٤١٥ھ/ ١٩٩٥ء۔

١٥٩. محبّ الدين طبری، ابو جعفر احمد بن عبد الله بن محمد بن ابی بکر بن محمد بن ابراہیم (٦١٥-٦٩٤ھ/ ١٢١٨-١٢٩٥ء)۔ **الرياض النضرة في مناقب العشرة**۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ١٩٩٦ء۔

١٦٠. مروزی، محمد بن نصر بن الحجاج، ابو عبدالله (٢٠٢-٢٩٤ھ)۔ **تعظيم قدر الصلاة**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الدار، ١٤٠٦ھ۔

١٦١. مروزی، احمد بن علی بن سعید الاموی (٢٠٢-٢٩٢ھ)۔ **مسند أبي بکر** رضی اللہ عنہ۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی۔

١٦٢. مزی، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمٰن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (٦٥٤-٧٤٢ھ/١٢٥٦-١٣٤١ء)۔ **تحفة الأشراف بمعرفة الأطراف**۔ ممبئ، بھارت: الدار القیمہ + بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٣ھ/١٩٨٣ء۔

١٦٣. مزی، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمٰن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (٦٥٤-٧٤٢ھ/١٢٥٦-١٣٤١ء)۔ **تهذيب الكمال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٠ھ/ ١٩٨٠ء۔

١٦٤. مسلم، ابن الحجاج ابو الحسن القشیری النیسابوری (٢٠٦-٢٦١ھ/ ٨٢١-٨٧٥ء)۔ **الصحيح**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

١٦٥. مقدسی، عبد الغنی بن عبد الواحد بن علی المقدسی، أبو محمد (٥٤١-٦٠٠ھ)۔ **الأحاديث المختارة**۔ مکہ المکرّمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النهضة الحدیثیہ،

١٤١٠ھ/١٩٩٠ء۔

١٦٦. مقدسی، عبد الغنی بن عبد الواحد بن علی المقدسی، أبو محمد (٥٤١۔٦٠٠ھ)۔ الأحاديث المختارة۔ فضائل بيت المقدس۔ شام: دارالفکر، ١٤٠٥ھ۔

١٦٧. مقدسی، عبدالغنی بن عبدالواحد بن علی المقدسی، أبومحمد (٥٤١۔٦٠٠ھ)۔ أطراف الغرائب والأفراد۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

١٦٨. مقریزی، ابوالعباس احمد بن علی بن عبدالقادر بن محمد بن إبراہیم بن محمد بن تمیم بن عبد الصمد (٧٦٩۔٨٤٥ھ/١٣٦٧۔١٤٤١ء)۔ مختصر کتاب الوتر۔ أُردن: مکتبۃ المنار، ١٤١٣ھ۔

١٦٩. مناوی، عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین (٩٥٢۔١٠٣١ھ/١٥٤٥۔١٦٢١ء)۔ فیض القدیر شرح الجامع الصغیر۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ١٣٥٦ھ۔

١٧٠. ابن منده، ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن یحیٰ (٣١٠۔٣٩٥ھ/٩٢٢۔١٠٠٥ء)۔ الإیمان۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٦ھ۔

١٧١. ابن منذر، محمد بن ابراہیم النیسابوری ابو بکر، (٣١٨ھ)۔ الأوسط في السنن والإجماع والإختلاف۔ الریاض، سعودی عرب: دارطیبہ، ١٤٠٥ھ۔

١٧٢. منذری، ابومحمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (٥٨١۔٦٥٦ھ/١١٨٥۔١٢٥٨ء)۔ الترغیب والترھیب۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٧ھ۔

١٧٣. ابن منظور، محمد بن مکرم بن علی بن احمد بن ابی قاسم بن حبقہ أفریقی (٦٣٠۔٧١١ھ/١٢٣٢۔١٣١١ء)۔ لسان العرب۔ بیروت، لبنان: دار صادر۔

١٧٤. نسائی، احمد بن شعیب، ابو عبدالرحمٰن (٢١٥-٣٠٣ھ/ ٨٣٠-٩١٥ء)۔ السنن الکبری۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١١ھ/١٩٩١ء۔

١٧٥. ابونعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن إسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (٣٣٦-٤٣٠ھ/٩٤٨-١٠٣٨ء)۔ حلية الأولياء وطبقات الأصفياء۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٠ھ/١٩٨٠ء۔

١٧٦. ابونعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن إسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (٣٣٦-٤٣٠ھ/٩٤٨-١٠٣٨ء)۔ المسند المستخرج على صحيح مسلم۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٩٩٦ء۔

١٧٧. نمیری، أبو زید عمر بن شبہ البصري (٢٦٢ھ)۔ أخبار المدينة۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٧ھ/١٩٩٦ء۔

١٧٨. نووی، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (٦٣١-٦٧٧ھ/ ١٢٣٣-١٢٧٨ء)۔ شرح صحيح مسلم۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ، ١٣٧٥ھ/١٩٥٦ء۔

١٧٩. نووی، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (٦٣١-٦٧٧ھ/١٢٣٣-١٢٧٨ء)۔ رياض الصالحين من كلام سيد المرسلين ﷺ۔ بیروت، لبنان: دار الخیر، ١٤١٢ھ/١٩٩١ء۔

١٨٠. ہیثمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (٧٣٥-٨٠٧ھ/١٣٣٥-١٤٠٥ء)۔ مجمع الزوائد۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٧ھ/١٩٨٧ء۔

١٨١. ہیثمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (٧٣٥-٨٠٧ھ/١٣٣٥-١٤٠٥ء)۔ موارد الظمآن إلى زوائد ابن حبان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب

العلميہ۔

١٨٢. یحییٰ بن معین، ابوزکریا (١٥٨۔٢٣٣ھ)۔ التاریخ۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ١٤٠٠ھ۔

١٨٣. ابو یعلی، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (٢١٠۔٣٠٧ھ/ ٨٢٥۔٩١٩ء)۔ المسند۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ١٤٠٤ھ/ ١٩٨٤ء۔

١٨٤. ابو یعلی، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (٢١٠۔٣٠٧ھ/ ٨٢٥۔٩١٩ء)۔ المعجم۔ فیصل آباد، پاکستان: إدارة العلوم الأثریہ، ١٤٠٧ھ۔

١٨٥. ابو یعلی، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (٢١٠۔٣٠٧ھ/ ٨٢٥۔٩١٩ء)۔ المفارید۔ الکویت: مکتبہ دار الاقصی، ١٤٠٥ھ۔

www.MinhajBooks.com